جلد ۶ | ۱۴ شہادت ۱۳۳۶ہش | ۴ رمضان المبارک ۱۳۷۶ھ | ۴ اپریل ۱۹۵۷ء | نمبر ۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲ اپریل۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے مدظلہ العالی نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ

طبیعت للہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی و درازی عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

اخبار احمدیہ قادیان ۲۷ مارچ۔ بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں مجلس انصار اللہ کا اجلاس ہوا جس میں مکرم صدر صاحب مجلس انصار اللہ نے اجتماع مجلس انصار اللہ ۱۹۵۶ء کے موقعہ پر کی گئی حضور ایدہ اللہ کی تقاریر الفضل سے سنائیں۔

۲۸ مارچ۔ مکرم خورشید احمد صاحب اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل نے بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں مجلس ربوہ کے حالات دوستوں کو سنائے۔

۲۹ مارچ۔ مکرم مولوی عبد الکریم صاحب شرما مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ایسٹ افریقہ میں تبلیغ احمدیت کے حالات و واقعات بیان فرمائے۔

۲۔ اپریل۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوت و تبلیغ جنوبی ہند میں اڑھائی ماہ تبلیغی دورہ فرما کر واپس تشریف

جماعت احمدیہ کی اڑتیسویں مجلس شوریٰ کا تاریخی اجلاس

ربوہ ۲۱ مارچ ۱۹۵۷ء بروز جمعرات جماعت احمدیہ کی اڑتیسویں مجلس مشاورت تعلیم الاسلام کالج کے وسیع و عریض ہال میں ۲ ۱/۲ بجے بعد دوپہر شروع ہوئی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ٹھیک ۲ ۱/۲ بجے ہال میں تشریف لا کر تلاوت قرآن مجید کے بعد جو مکرم ماسٹر فقیر اللہ صاحب نے کی۔ ایک مختصر لیکن روح پرور خطاب اور لمبی اجتماعی دعا کے ساتھ اس تاریخی اجلاس کا افتتاح فرمایا۔

یہ اجلاس تاریخ احمدیت میں اس لحاظ سے ہمیشہ یادگار رہے گا کہ اس میں جماعت ہائے احمدیہ پاکستان و ممالک بیرون کی طرف سے نظام خلافت حقہ پر کامل ایمان اور اس کو ہمیشہ ہمیش جاری رکھنے کے پختہ عزم کا ایک پرکیف نظارہ دیکھنے میں آیا۔ جب مکرم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے انتخاب خلافت احمدیہ سے متعلق ایک نہایت اہم اور ضروری قرارداد پیش کی۔ جو مجلس انتخاب خلافت کے تشکیلی اصول اور اس کے دستور العمل اور بنیادی قانون پر مشتمل تھی۔ تو بلا استثناء جملہ نمائندگان شوریٰ نے والہانہ طور پر کھڑے ہو کر اس سے کامل اتفاق رائے کا اظہار کیا۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے قرارداد سے عدم اتفاق کے اظہار کی کھلی اجازت کے باوجود قرارداد کے خلاف کوئی ایک ووٹ بھی نہ آیا۔ اس طرح یہ حقیقت ایک دفعہ پھر روز روشن کی طرح عیاں ہو کر دنیا کے سامنے آگئی کہ جماعت احمدیہ بفضلہ تعالیٰ ایمان بالخلافت پر قائم ہے۔ اور کوئی وسوسہ انداز جو بزعم خود اپنے آپ کو کتنا ہی بڑا کیوں نہ سمجھتا ہو جماعت احمدیہ کو سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ الودود کی خلافت حقہ سے برگشتہ کرنے میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جماعت کے افراد کو نظام خلافت حقہ پر غیر متزلزل ایمان حاصل ہے اور وہ اس نظام کو قیامت تک جاری رکھنے کے عزم بالجزم سے لبریز ہیں۔ مذکورہ بالا قرارداد کا متن درج ذیل کیا جاتا ہے

انتخاب خلافت احمدیہ کے متعلق ایک ضروری ریزولیوشن

تمہید

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ ۱۹۵۶ء کے موقعہ پر آئندہ خلافت کے انتخاب کے متعلق یہ بیان فرمایا تھا کہ پہلے یہ قانون تھا کہ مجلس شوریٰ کے ممبران جمع ہو کر خلافت کا انتخاب کریں۔ لیکن آجکل کے فتنہ کے حالات نے ادھر توجہ دلائی ہے کہ تمام مجلس شوریٰ کا جمع ہونا بڑا لمبا کام ہے ہو سکتا ہے کہ اس سے فائدہ اٹھا کر منافق کوئی فتنہ کھڑا کر دیں۔ اسلئے اب میں یہ تجویز کرتا ہوں جو اسلامی شریعت کے عین مطابق ہے کہ آئندہ خلافت کے انتخاب میں مجلس شوریٰ کے جملہ ممبران کی بجائے صرف ناظران صدر انجمن احمدیہ۔ ممبران صدر انجمن احمدیہ۔ وکلاء تحریک جدید۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زندہ افراد (جن کی تعداد اس غرض کیلئے اسوقت تین ہے یعنی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب۔ حضرت نواب محمد عبد اللہ خان صاحب) جامعۃ المبشرین کا پرنسپل جامعہ احمدیہ کا پرنسپل اور مفتی سلسلہ احمدیہ مل کر فیصلہ کیا کریں۔

مجلس انتخاب خلافت احمدیہ کے اراکین میں اضافہ

جلسہ سالانہ ۱۹۵۶ء کے بعد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے علماء سلسلہ اور دیگر بعض احباب کے مشورہ کے مطابق مجلس انتخاب خلافت احمدیہ میں مندرجہ ذیل اراکین کا اضافہ فرمایا:-

(۱) مغربی پاکستان کا امیر (اگر مغربی پاکستان کا ایک امیر مقرر ہو تو علاقہ جات مغربی پاکستان کے امراء جو اس وقت چار ہیں) (۲) مشرقی پاکستان کا امیر (۳) کراچی کا امیر (۴) تمام اضلاع کے امراء (۵) تمام سابق امراء جو دو دفعہ کسی ضلع کے امیر رہ چکے ہوں بشرطیکہ انتخاب خلافت کے وقت امیر نہ ہوں۔ (ان کے اسماء کا اعلان صدر انجمن احمدیہ کرے گی) (۶) امیر جماعت احمدیہ قادیان (۷) ممبران صدر انجمن احمدیہ قادیان (۸) تمام زندہ صحابہ کرام کو بھی انتخاب خلافت میں رائے دینے کا حق ہوگا (اس غرض کے لئے صحابی وہ ہوگا جس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا ہو اور حضور کی باتیں سنی ہوں۔ اور ۱۹۰۸ء میں حضور علیہ السلام کی وفات کے وقت اس کی عمر کم از کم بارہ سال کی ہو) (صدر انجمن احمدیہ تحقیقات کے بعد صحابہ کرام کے لئے سرٹیفکیٹ جاری کرے گی اور ان کے ناموں کا اعلان کرے گی) (۹) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابیوں میں سے ہر ایک کا بڑا لڑکا انتخاب میں رائے دینے کا حق دار ہوگا بشرطیکہ وہ مبائعین میں ہو (اس جگہ صحابہ الاولین سے مراد وہ احمدی ہیں جن کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۹۰۱ء سے پہلے کی کتب میں فرمایا ہے ان کے ناموں کا اعلان بھی صدر انجمن احمدیہ کرے گی) (۱۰) ایسے تمام مبلغین سلسلہ احمدیہ جنہوں نے کم از کم ایک سال بیرونی ممالک میں تبلیغ کا کام کیا ہو اور بعد میں تحریک جدید نے کسی الزام کے ماتحت انہیں فارغ نہ کر دیا ہو (ان کو تحریک جدید سرٹیفکیٹ دے گی اور ان کے ناموں کا اعلان کرے گی) (۱۱) ایسے تمام مبلغین سلسلہ احمدیہ جنہوں نے پاکستان کے کسی صوبہ یا ضلع میں رئیس التبلیغ کے طور پر کم از کم ایک سال کام کیا ہو اور بعد میں ان کو صدر انجمن احمدیہ نے کسی الزام کے ماتحت فارغ نہ کر دیا ہو (انہیں صدر انجمن احمدیہ سرٹیفکیٹ دے گی اور ان کے ناموں کا اعلان کرے گی)

مجلس انتخاب خلافت احمدیہ کا دستور العمل

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مندرجہ بالا جملہ اراکین مجلس انتخاب خلافت احمدیہ کے کام کے لئے حسب ذیل دستور العمل منظور فرمایا ہے:-

(الف) مجلس انتخاب خلافت احمدیہ کے جو اراکین مقرر کئے گئے ہیں ان میں سے بوقت انتخاب حاضر افراد انتخاب کرنے کے مجاز ہوں گے غیر حاضر افراد کی غیر حاضری انتخاب پر اثر انداز نہ ہوگی۔ اور انتخاب جائز ہوگا۔ (ب) انتخاب خلافت کے وقت اور مقام کا اعلان کرنا مجلس شوریٰ کے سیکرٹری اور ناظر اعلیٰ کے ذمہ ہوگا۔ ان کا فرض ہوگا کہ موقعہ پیش آنے پر فوری مقامی اراکین مجلس انتخاب کو اطلاع دیں۔ بیرونی جماعتوں کو تاروں کے ذریعہ اطلاع دی جائے۔ اخبار الفضل میں بھی اعلان کر دیا جائے۔ (ج) نئے خلیفہ کا انتخاب مناسب انتظار کے بعد چوبیس گھنٹے کے اندر اندر ہونا چاہئے مجبوری کی صورت میں زیادہ سے زیادہ تین دن کے اندر انتخاب ہونا لازمی ہے۔ اس درمیانی عرصہ میں صدر انجمن احمدیہ پاکستان جماعت کے جملہ کاموں کو سرانجام دینے کی ذمہ دار ہوگی۔ (د) اگر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی زندگی میں نئے خلیفہ کے انتخاب کا سوال اٹھے تو مجلس انتخاب خلافت احمدیہ کے اجلاس کے وہ پریذیڈنٹ ہوں گے ورنہ صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے اس وقت کے سینئر ناظر یا وکیل اجلاس کے پریذیڈنٹ ہوں گے۔ ضروری ہے کہ صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید فوری طور پر مشترکہ اجلاس کر کے ناظروں اور وکلاء کی سینیارٹی فہرست مرتب کر لے (ہ) مجلس انتخاب خلافت احمدیہ کا ہر رکن انتخاب سے پہلے یہ حلف اٹھائے گا کہ

"میں اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر اعلان کرتا ہوں کہ میں خلافت احمدیہ کا قائل ہوں اور کسی ایسے شخص کو ووٹ نہیں دوں گا جو جماعت مبائعین میں سے خارج کیا گیا ہو یا اس کا تعلق احمدیت یا خلافت احمدیہ کے مخالفین سے ثابت ہو۔"

(و) جب خلافت کا انتخاب عمل میں آجائے تو منتخب شدہ خلیفہ کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ لوگوں سے بیعت لینے سے پہلے کھڑے ہو کر قسم کھائے کہ:-

"میں اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر کہتا ہوں کہ میں خلافت احمدیہ پر ایمان رکھتا ہوں اور میں ان لوگوں کو جو خلافت احمدیہ کے خلاف ہیں باطل پر سمجھتا ہوں اور میں خلافت احمدیہ کو قیامت تک جاری رکھنے کے لئے

(باقی صفحہ [illegible] پر)

ملک صلاح الدین ایم۔اے پبلشر نے وذیا آدرش پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا

دورہ جنوبی ہند کے متفرق کوائف

علاقہ جنوبی ہند کا دورہ کرنے والے وفد کے اراکین کی طرف سے جو خطوط موصول ہو رہے ہیں احباب کی دلچسپی کے لئے ان کی چوتھی قسط ذیل میں درج کی جاتی ہے۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ

(۱)

۲۲ر مارچ کی شام ہم خیریت سے کردناگاپلی پہونچے۔ جب ہماری گاڑی کوئیلون پہونچی تو مختلف مالابار کیرالہ کی جماعتوں کے احباب قطار باندھے ایک لائن میں جو تقریباً نصف ریلوے اسٹیشن تک لمبی تھی کھڑے ہوئے تھے۔ ان سب کی قیادت جناب مولوی عبد اللہ صاحب مالاباری انچارج مبلغ علاقہ کیرالہ فرما رہے تھے۔ ہر دو مبلغ مولوی ابو الوفا صاحب و مولوی احمد رشید صاحب بھی موجود تھے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب اور وفد کے دوسرے ساتھی مولوی محمد سلیم صاحب۔ آزاد نوجوان صاحب اور اس خاکسار (محمد اسمٰعیل وکیل) کو قائد وفد نے اس لائن سے آگے ایک جگہ کھڑا کیا۔ اور تمام افراد کو جو لائن باندھے کھڑے تھے ایک ایک کر کے ہم کو معانقہ کا موقعہ دیا گردناگاپلی کے علاقہ کے صدر نے حضرت صاحبزادہ صاحب کے گاڑی سے اُترتے ہی تمام احباب اھلاً و سہلاً و مرحبا اس قدر جوش الحانی سے ادا کر رہے تھے۔ کہ اس تقریب کو دیکھ کر ہمارا قلب بے حد مسرور ہوا۔

جزاہم اللہ احسن الجزاء

اس کے بعد تبلیغی قافلہ کو ایک موٹر میں اور بقیہ تمام احباب مزید چار موٹروں میں بٹھائے گئے اور پھر یہ قافلہ ۱۵ میل کی مسافت طے کر کے کردناگاپلی پہونچا۔ یہ علاقہ بے حد خوشگوار علاقہ ہے ساحل سمندر کے ساتھ ساتھ موٹروں کا راستہ ہے۔ جس کا منظر قابل دید ہے۔

جب ہم کردناگاپلی پہونچے جہاں کی جملہ احمدی آبادی تین سو افراد پر مشتمل ہے تو جماعت کے احباب ہمیں مسجد احمدیہ لے گئے وہاں ہمیں ناریل کا پانی پلایا گیا اس کے بعد مغرب کی نماز حضرت صاحبزادہ صاحب نے پڑھائی۔ اس کے بعد انجمن احمدیہ میں ہمیں چائے پلائی گئی۔ جس کے بعد ہم سب کو محی الدین صاحب کونجی صدر جماعت احمدیہ کردناگاپلی کے مکان پر لے جایا گیا۔ جہاں ہم سب کو ٹھیرایا گیا ہے اس کے نزدیک وسیع و کشادہ میدان ہے۔ آج اور کل شام جلسہ سالانہ ہوگا۔

۵۷-۳-۲۳ آج ایک استقبالیہ جلسہ ہوگا جس میں حضرت صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں جماعت کی طرف سے ایڈریس پیش ہوگا۔ اور اس کا جواب بحیثیت جماعت کی طرف سے عبد الوہاب صاحب ایم۔ اے پیش کرینگے۔ ۵۷-۳-۲۴ پھر شام کو ۵ بجے جماعت کا سالانہ جلسہ میدان (نزدیک مکان محی الدین صاحب کنجی کردناگاپلی) منعقد ہوگا جس کی صدارت حضرت صاحبزادہ صاحب فرمائینگے جس میں مولوی محمد سلیم صاحب کی اردو میں اور نوجوان صاحب کی انگریزی میں تقریر ہوگی۔ ترجمہ ملیالم میں مقامی مبلغ کرینگے۔ آخر میں صدر کی تقریر ہوگی جس کا ترجمہ ملیالم میں سنایا جائے گا۔

پھر کل یعنی ۵۷-۳-۲۴ ایک جلسہ خاص اس مقام پر ہوگا جس کے صدر مولوی عبد اللہ صاحب مالاباری ہونگے تلاوت قرآن و نظم کے بعد ایک تقریر حضرت صاحبزادہ صاحب افتتاحی فرمائیں گے۔ اسکے بعد اس خاکسار (محمد اسمٰعیل وکیل) کی "جماعت احمدیہ کے کام کے عنوان پر ہوگی۔ دوسری تقریر نوجوان صاحب کی۔ تیسری تقریر مولوی محمد سلیم صاحب کی ہوگی۔ آخر میں صدارتی تقریر مولوی محمد عبد اللہ صاحب مالاباری فرمائیں گے۔ یہاں بھی سلسلہ کی کافی مخالفت ہے۔ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس علاقہ کو احمدیت سے مشرف کرے

آج ایک ہندو دوست ریٹائرڈ مدرس مدرسہ حضرت صاحبزادہ صاحب کی آمد کی خبر سن کر ملنے آئے تبلیغی گفتگو ہوئی۔ اس پر ہم نے اس کو ذاتی خصوصیات اور مائی فیتھ ہدیۃً دیا وہ بہت خوش ہوا۔ دیر تک حضرت میاں صاحب کا چہرہ دیکھتا رہا۔

گاڑی میں بھی مدراس سے چلتے ہوئے مدراس کے احمدی احباب نے بہت اخلاص اور محبت کا نمونہ دکھایا۔ کافی نعرے روانگی پر لگائے گئے۔ دیر تک اسٹیشن پر دعا ہوئی خود یہ واقعات مجسم تبلیغ ہوتے ہیں۔ ٹرین میں ہمارے ساتھ ہندو دوست سوار تھے ان کو ہم تبلیغ کرتے رہے ایک ہندو دوست مسٹر گوپالن کو ہم نے احمدیہ موومنٹ ان انڈیا پڑھنے کو دیا اور دو کتابیں تحفۃً دیں۔ اسی طرح دوسرے ہندو دوست K. M. Mey کو بھی دو کتابیں انگریزی تحفۃً دیں اور ریویو آف ریلیجنز کا تازہ پرچہ پڑھنے کو دیا۔

مدراس کے کوئیلون تک کا سارا علاقہ سرسبز و شاداب ہے جگہ بہ جگہ پہاڑیاں ہیں۔ درختوں کی کثرت سے باغات بھی ہیں اور وہ دیدہ زیب ہے راستہ میں ہل سٹیشن بھی ہے جہاں یورپین سیاح کثرت سے آتے ہیں۔ یہ علاقہ جس میں اس وقت دورہ کر رہے ہیں بہت زیادہ خوبصورت علاقہ ہے۔ ہم انشاء اللہ ۱۶ اور ۱۷ر کالیکٹ میں اور ۱۸ اور ۱۹ر کنانور میں ۲۰ اور ۲۱ر پینگاڈی میں ۲۲ر کوڈالی ۲۳ و ۲۴ر مرکرہ میں جلسہ کریں گے۔ اس طرح ہمارا یہ دورہ ۲۵ر صبح کو ختم ہوگا جہاں سے ہم میسور۔ بنگلور، حیدر آباد لوٹیں گے۔

(خط مولوی محمد اسمٰعیل صاحب یادگیری ۵۷-۳-۱۳)

(۲)

"ابھی ابھی آپ کو لفافہ بھجوایا جا چکا ہے یہ اللہ تعالیٰ کی عجیب تائید ہے اور اس کا فضل و احسان ہے کہ رات کو جبکہ ہمارا جلسہ ختم ہو رہا تھا۔ ایک جلوس جو کافی لمبا تھا۔ وہ ہمارے جلسہ گاہ کے سامنے سے نعرے لگاتا ہوا غیر احمدیوں کا گذرا۔ نعرے یہ لگ رہے تھے "ہو لو نعرہ تکبیر اللہ اکبر" اور دوسرا نعرہ یہ تھا "شریعت کی طرف آؤ" بڑے زور زور سے وہ نعرے لگ رہے تھے۔ ہمارے جلسہ کی مقبولیت کو دیکھ کر دشمن حاسد خاموش نہ رہ سکا ادھر اللہ تعالیٰ کے فیصلے عجیب تھے۔ ایک طرف ہم کو خدا نے دشمنوں کے شر سے محفوظ فرمایا اور جلسہ کو مقبول فرمایا۔ ادھر آج ہی ایک بجے رات "احمد کٹی" کو جو کسی وقت کمیونسٹوں کا بہت اچھا ورکر تھا احمدیت میں داخلہ کی توفیق عطا فرمائی۔ اور اس کا ثواب اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مجھے عطا فرمایا۔ یہ اس دورہ کی (۲۰) بیسویں بیعت ہے۔ بیعت فارم مرسل ہے۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس علاقہ میں احمدیت کو غیر معمولی فروغ عطا فرمادے ہمارے اس دورہ کو ثمر بہ ثمرات حسنہ فرمائے۔ اور مخلصین جماعت کو اجر عظیم عطا ہو۔ اور ممبران تبلیغی گروپ اور ان کے اہل و عیال پر فضل عظیم نازل ہو۔"

(خط حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مورخہ ۵۷-۳-۱۴ از کردناگاپلی۔)

(۳)

ہم کوچین اسٹیشن سے کل ۸ بجے چلے تھے الحمد للہ کہ تبلیغی وفد مع حضرت صاحبزادہ صاحب کالیکٹ اسٹیشن پر ۲½ بجے رات پہنچا۔ آل کیرالہ احمدیہ کانفرنس میں شرکت کے لئے ۱۸ جماعتوں کے نمائندے اور احباب جمع تھے۔ وہ تمام کے تمام اسٹیشن پر رات جاگ کر ۲½ بجے شب پہونچے ہوئے تھے۔ اسٹیشن پر مولوی محمد ابو الوفا صاحب سیکرٹری آل کیرالہ کانفرنس کی قیادت میں حضرت صاحبزادہ صاحب اور وفد کا شاندار استقبال کیا گیا۔ نعرۂ تکبیر، احمدیت زندہ باد، اھلاً و سہلاً و مرحبا کہا گیا۔ ہر ایک سے انفرادی تعارف کرایا گیا۔ پھولوں کے ہار گلے میں ڈالے گئے۔ اور دو کاروں میں بٹھا کر ہمیں جماعت کے انتظام کے ماتحت ملی کویا صاحب کے مکان میں جو ساحل سمندر پر واقعہ ہے ٹھیرایا گیا۔ آج ہماری کانفرنس کا پہلا دن ہے۔ جو ۴ بجے شہر کے وسطی ہال میں ہوگا۔

خط "مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب وکیل مورخہ ۵۷-۳-۱۶ از کالیکٹ۔

رخصتانہ کے موقعہ پر مدعوین کو چائے وغیرہ پیش کرنا جائز ہے

ربوہ۔ مورخہ ۱۷ر مارچ ۱۹۵۷ء کو مکرم مولانا ابو العطاء صاحب نے مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی صاحبزادی جمیلہ شمس کی تقریب رخصتانہ کے موقعہ پر مجلس افتاء کا حسب ذیل فتوے جس کی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے تصدیق فرمائی ہے پڑھ کر سنایا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدکم اللہ بنصرہ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

آج (مورخہ ۱۶ر مارچ ۱۹۵۷ء) بعد نماز عصر مجلس افتاء کا اجلاس ہوا۔ رخصتانہ کے موقعہ پر لڑکی والوں کی طرف سے مدعوین کی سرسری تواضع کے معاملہ پر غور کیا گیا۔ احادیث نبویہ امت کے دستور التعامل اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وقت کے واقعات کے پیش نظر قرار پایا کہ تقریب رخصتانہ ایک خوشی کی تقریب ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اسی نوعیت سے سرانجام دینے کا ارشاد فرمایا ہے مگر لوگ اسراف کر کے زیر بار ہوتے تھے۔ اس لئے اس پر پابندی لگا دی گئی تھی۔ حالات کا جائزہ لے کر فتوے یہ ہے کہ رخصتانہ کے موقعہ پر مدعوین کو معمولی طور پر اسراف و فضول خرچی سے اجتناب کرتے ہوئے چائے وغیرہ پیش کرنا جائز ہے۔ دعوت طعام ناپسندیدہ ہے۔ جماعتی طور پر یہ پابندی لگائی جائے کہ کوئی شخص اس موقعہ پر اپنی استطاعت کو نظر انداز کر کے کسی طرح سے اسراف نہ کرے۔

(۱) ملک سیف الرحمٰن مفتی سلسلہ احمدیہ (۲) ابو العطاء جالندھری رکن مجلس افتاء (۳) جلال الدین شمس رکن مجلس (افتاء اسلام) قاضی محمد نذیر رکن مجلس افتاء (۵) محمد احمد جلیل رکن مجلس افتاء (۶) خورشید احمد شاد رکن مجلس افتاء (۷) مرزا عبد الحق رکن مجلس افتاء

حضور اقدس نے فتوے ملاحظہ کر کے تحریر فرمایا "یہ درست ہے" ۵۷-۳-۱۷

اخبار احمدیہ بقیہ صفحہ آج صبح کی گاڑی سے واپس قادیان تشریف لے آئے۔ اسٹیشن پر اور احمدیہ چوک میں دوستوں نے استقبال کیا اور پھولوں کے ہار پہنائے۔ خدا کے فضل سے محترم صاحبزادہ صاحب کی صحت اچھی ہے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب، حضرت نواب عبد اللہ خان صاحب اور محترمہ بیگم صاحبہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اور صغر بھائی عبد الرحمٰن صاحب کی صحت کاملہ کیلئے دوست دعا فرماتے رہیں۔

خطبہ جمعہ

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا... کی قرآنی دُعا میں اللہ تعالیٰ نے دائمی ہدایت کے حصول کا گُر بیان فرمایا ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۱۵ مارچ ۱۹۵۷ء بمقام ربوہ

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیت قرآنیہ کی تلاوت فرمائی۔

ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ هديتنا وهب لنا من لدنك رحمة انك انت الوهاب ۔

اس کے بعد فرمایا

قرآن کریم کی تمام دعائیں

اپنے اندر بڑی بھاری برکتیں رکھتی ہیں۔ افسوس ہے کہ مسلمان اس اجازت سے ناجائز فائدہ اُٹھا کر کہ انسان اپنی ضرورتوں کو اپنی زبان میں اور اپنے طور پر بھی خدا تعالیٰ سے مانگ سکتا ہے۔ قرآن کریم کی دعاؤں سے غافل ہو گئے۔ حالانکہ قرآن کریم کی دعائیں خواہ ہماری وقتی ضرورتوں کو بعض اوقات پورا نہیں کر سکتیں (گو یہ بھی پوری طرح صحیح نہیں کہا جا سکتا) لیکن ان کی برکت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ مثلاً ایک شخص ملازم ہے۔ وہ دعا کر رہا ہے کہ یا اللہ میری ترقی ہو جائے۔ یا اللہ میری ترقی کی راہ میں جو دشمن روک بنے ہوئے ہیں۔ ان کو تو ناکام کر دے۔ یا اللہ میرے بیٹا نہیں ہوتا۔ تو مجھے بیٹا عطا فرما۔ میری شادی نہیں ہوتی۔ تو میرے لئے شادی کی کوئی صورت پیدا کر دے۔ میری تجارت گھاٹے میں ہے تو اس میں ترقی دے دے۔ تو ایسی وقتی ضرورتیں بے شک آتی رہتی ہیں۔ لیکن جو دائمی ضرورتیں ہیں۔ جن کا کسی خاص انسان سے تعلق نہیں۔ بلکہ اس کی آئندہ نسلوں سے بھی تعلق نہیں وہ قرآن کریم سے ہی معلوم ہوتی ہیں۔

قرآن کریم کی جو دعائیں نے اس وقت پڑھی ہے اس میں بھی انسان کی

دائمی ضرورتوں کا ذکر

کیا گیا ہے۔ عام طور پر لوگ یہ سمجھتے ہیں۔ کہ ہمیں اگر ہدایت مل گئی۔ تو آئندہ ہمارے گمراہ ہونے کی کوئی صورت نہیں۔ اور نہ ہماری اولاد کے گمراہ ہونے کی کوئی صورت ہے۔ حالانکہ یہ بات درست نہیں۔ انسانی دماغ اس قسم کا ہے کہ وہ مختلف حالات میں ڈانواں ڈول رہتا ہے۔ کبھی وہ اخلاص میں ترقی کر جاتا ہے۔ اور کبھی وہ اتنا گر جاتا ہے۔ کہ حیرت آتی ہے کہ کسی زمانہ میں یہ شخص ایسے دعوے کرتا تھا اور اب یہ اتنا گر گیا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کاتب وحی کی مثال

ایک نمایاں مثال

ہے۔ یہ شخص رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا اتنا مقرب ہو گیا تھا کہ آپ اس سے اپنی وحی لکھوایا کرتے تھے۔ لیکن ایک موقعہ پر قرآن کریم کی عبارت کے ساتھ جو اس کو القا ہوا۔ اور اس کی زبان سے کچھ فقرے نکل گئے۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہی لکھ لو۔ یہی وحی ہے۔ تو وہ مرتد ہو گیا۔ اور اس نے سمجھ لیا کہ آپ نے میرے لکھانے سے ہی وحی لکھ دی ہے۔ ضرور یہ انسانی کلام ہے اس نے یہ نہ سمجھا کہ زبان پر جو فقرہ جاری ہوا تھا وہ قرآن کریم کی وجہ سے ہوا تھا۔ قرآنی عبارت ایسی ہے کہ وہ اگلے فقرے آپ ہی آپ انسان کے منہ سے نکلوا دیتی ہے۔ شاعروں کو دیکھ لو کہ داد دینے والے بعض دفعہ ایسی اچھی داد دیتے ہیں کہ شاعر نے ابھی آدھا مصرعہ پڑھا ہوتا ہے۔ کہ وہ اگلا آدھا مصرعہ خود پڑھ دیتے ہیں۔ اب اگر شعر کی وجہ سے کوئی انسان مصرعہ کا اگلا حصہ پڑھ سکتا ہے تو قرآن کریم جو

خدا تعالےٰ کا کلام ہے

اس کی وجہ سے کیوں کوئی انسان اگلا فقرہ نہیں پڑھ سکتا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے کاتب وحی نے بھی قرآنی عبارت سے متاثر ہو کر اگلا فقرہ پڑھ دیا۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہی وحی ہے اسے دیکھ لو۔ اس پر اس نے خیال کر لیا۔ کہ قرآن کریم انسانی کلام ہے الٰہی کلام نہیں اور وہ مرتد ہو گیا۔

اب دیکھو یہ شخص ایک زمانہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا اتنا مقرب تھا۔ کہ آپ اس سے وحی لکھوایا کرتے تھے۔ لیکن بعد میں وہ اسلام سے مرتد ہو گیا اور قرآن کریم کا منکر ہو گیا۔ جب

اتنے پایہ کا آدمی

مرتد ہو سکتا ہے۔ تو دوسرے انسان کا کیا اعتبار ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جو صحابہ تھے۔ ان پر آپ کتنا اعتماد کرتے تھے قرآن کریم نے بھی ان کو رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ کہا ہے۔ مگر ان کی اولاد اور ان کے شاگرد آج کل دنیا میں موجود ہیں۔ ان کے ہاتھ میں اسلام کا کتنا حصہ باقی رہ گیا ہے آہستہ آہستہ وہ اسلام کا

سب کچھ کھو بیٹھے ہیں

اگر ان کی اولاد اخلاص کے ساتھ ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ هديتنا وهب لنا من لدنك رحمة انك انت الوهاب۔ پڑھتی رہتی۔ اور اس بات پر مغرور نہ ہوتی کہ ہم کسی صحابی یا کسی بزرگ کی اولاد ہیں اور ہمیں کوئی نقصان نہیں پہونچ سکتا تو شاید ان کی دعاؤں کی وجہ سے خدا تعالےٰ ان کو ہدایت دے دیتا۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کی ہدایت آج تک موجود رہتی اور اب بھی ہم اس سے فائدہ اُٹھاتے مگر اس ۱۳۰۰ سال کے عرصہ میں کئی نسلیں ایسی ہیں جو مغرور ہو گئیں۔ جنہوں نے یہ سمجھنا شروع کر دیا۔ کہ ہم ایسے پایہ کے لوگ ہیں کہ ہمارے پاس گمراہی نہیں آ سکتی۔ وہ نہیں جانتے تھے کہ

شیطان ہر وقت تاڑ میں رہتا ہے

اور کبھی دائیں سے کبھی بائیں سے۔ کبھی آگے سے اور کبھی پیچھے سے انسان کو گمراہ کر دیتا ہے۔ اسی غفلت کی وجہ سے لوگ مارے گئے اور انکی اولادیں بھی ماری گئیں۔ اگر وہ ہوشیار رہتے اور شیطان کی چالاکیوں سے باخبر رہتے تو اپنے لئے خدا تعالےٰ سے دعائیں کرتے رہتے۔ اور یہ مانتے کہ ہدایت دینا یا ہدایت پر قائم رکھنا

صرف خدا تعالےٰ کا کام ہے

ہدایت پانا انسان کا کام نہیں۔ ہدایت پر رہنا بھی انسان کا کام نہیں۔ اگر خدا تعالےٰ ہی ایسا کرے۔ تو ہو سکتا ہے۔ اس لئے اگر اللہ تعالےٰ ہماری مدد کرے گا۔ تو ہم ہدایت پر قائم رہیں گے۔ اور اگر خدا تعالےٰ ہماری مدد نہیں کرے گا۔ تو ہم ہدایت پر قائم نہیں رہیں گے۔ اگر وہ اس طرح دعائیں کرتے رہتے۔ تو دنیا میں اسلام کی وہ خراب حالت نہ ہوتی جو آج نظر آتی ہے۔ اسی طرح ہماری جماعت میں

بعض مخلص دوست

جب دیکھتے ہیں۔ کہ ہم اپنی آمدنی کا دسواں حصہ چندہ میں دے دیتے ہیں۔ اور اس کا نام وصیت رکھتے ہیں۔ یا دسواں حصہ جائداد کا چندہ میں دے دیتے ہیں۔ اور اس کا نام وصیت رکھتے ہیں یا بعض لڑکے جوش میں آ کر اپنے آپ کو دین کے لئے وقف کر دیتے ہیں۔ یا بعض والدین اپنے بچوں کو وقف کر دیتے ہیں۔ تو وہ سمجھتے ہیں۔ کہ اب ہم اس راستہ سے منحرف نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ کل ہی ایک باپ کا خط آیا ہے۔ کہ میرے ہاں بیٹا ہوا ہے۔ اور میں نے اسے پہلے ہفتہ میں ہی وقف کر دیا ہے۔ مگر ہمارے سامنے مثالیں موجود ہیں کہ بعض واقفین وقف سے بھاگ گئے اور بعض مرتد ہو گئے۔ اور بعض واقفین اب بھی چٹھیاں لکھتے رہتے ہیں۔ کہ انہیں وقف سے فارغ کر دیا جائے بجز یہ نہ والدین کا کیا ہوا وقف کام آتا ہے اور نہ ان کا کیا ہوا وقف کام آتا ہے۔ اگر وہ ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ هديتنا وهب لنا من لدنك رحمة انك انت الوهاب والی دعا کرتے رہتے۔ تو شاید

وہ وقف پر قائم رہتے

اور ماں باپ کا ارادہ پورا ہو جاتا۔ مگر انہوں نے یہ سمجھا کہ ہم بڑے قابل آدمی ہیں۔ ہم اپنی وقف کی روح کو ہمیشہ قائم رکھ سکتے ہیں۔ ہم اپنے ماں باپ کے وعدہ کو ہمیشہ یاد رکھ سکتے ہیں۔ لیکن ان کا یہ دعویٰ غلط تھا۔ شیطان نے ان کے دل پر ایسی غفلت طاری کی۔ کہ ایک وقت آیا کہ وہ اپنے وقف کو بھول گئے۔ اور اپنے والدین کے وقف کو بھی بھول گئے۔ اور شور اور فساد کا طریق اختیار کر لیا۔ پس

ہمیشہ یہ دعا کرتے رہو

کہ ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ هديتنا وهب لنا من لدنك رحمة انك انت الوهاب۔ اے خدا ہدایت تو ہمیں نصیب ہو گئی ہے۔ لیکن ہم خالی ہدایت نہیں چاہتے۔ بلکہ ہم دائمی ہدایت چاہتے ہیں۔ ہم اپنے دل پر ایمان کا عارضی غلبہ نہیں چاہتے۔ بلکہ یہ چاہتے ہیں۔ کہ ہمارا دل کبھی بھی ایمان سے نہ پھرے تاکہ ہم اور ہماری اولادیں تجھ سے چمٹی رہیں۔ اور تو ہم سے چمٹا رہے۔ اور تجھ کو دیکھ کر شیطان بھاگ جائے۔ اور ہمارے قریب نہ آئے۔ پس

دائمی ہدایت کے حصول کا اصل ذریعہ

یہی ہے جو ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ هدیتنا وهب لنا من لدنك رحمة انك انت الوهاب میں بیان فرمایا گیا ہے۔ تم اس نکتہ کو یاد رکھو۔ اور ہمیشہ اس طریق پر دعا کیا کرو۔ پھر اگر تمہارے اندر کمزوریاں بھی ہوں گی۔ تو اللہ تعالیٰ ان کو دور فرما دے گا۔ بے شک ایک

کہنے والا کہہ سکتا ہے

کہ جب میں نے اپنی زندگی وقف کی تھی۔ یا جب نیا نیا احمدی ہوا تھا۔ تو اس وقت میں نے بڑے اخلاص کے ساتھ قدم اٹھایا تھا۔ پھر وہ اخلاص ضائع کیوں ہو گیا۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ بے شک اس وقت تم نے اخلاص سے کام لیا۔ مگر اس کے نتیجہ میں تم پر حالت آئی۔ یہ خدا تعالیٰ اس کو بھی تو دیکھتا تھا۔ جب بعد میں تم بگڑ گئے۔ تو خدا تعالیٰ نے بھی تمہیں چھوڑ دیا۔ لیکن اگر تم دعا کرتے رہو گے۔ تو اللہ تعالیٰ تمہاری اس موجودہ حالت کو دیکھ کر دوبارہ فضل نازل کر دے گا۔ اور جب اس کے بعد تم اس دعا کی تکرار کرتے رہو گے تو

فضل کی تکرار

بھی ہوتی رہے گی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ ہر دفعہ کا فضل تمہیں ایمان پر اور زیادہ مستحکم کر دے گا۔ اور اگر پھر کچھ کمزوری نفس کی حالت پیدا ہو گی۔ تو پھر دعاؤں کی وجہ سے اس کا فضل نازل ہو گا۔ اور انسان اور زیادہ ایمان پر مستحکم ہو جائے گا اور اس طرح قیامت تک ہدایت کا سلسلہ جاری رہے گا۔

پس تم خدا تعالیٰ سے دعاؤں میں خصوصاً قرآنی دعائیں مانگنے میں کبھی سستی نہ کرو۔ کیونکہ ان کے اندر بھاری برکات ہیں۔ اور ان میں ایسے ایسے مضامین بیان کئے گئے ہیں۔ جو بعض دفعہ انسان کے ذہن میں بھی نہیں آ سکتے۔ مثلاً ایک مومن جب خدا تعالیٰ سے دعا کرتا ہے۔

اسے خدا تعالیٰ نے پر اتنا یقین ہوتا ہے۔ کہ وہ یہ نہیں کہتا۔ کہ اے خدا تو مجھے مرتد نہ کیجیو۔ بلکہ وہ سمجھتا ہے کہ میں مرتد ہو ہی نہیں سکتا۔ میں بڑا پکا مومن ہوں۔ لیکن قرآن کریم کہتا ہے۔ وتوفنا مع الابرار۔ تو ہمیں نیکیوں کے ساتھ موت دیجیو۔ یعنی انسان کو چاہیئے۔ کہ وہ یہ کہے۔ کہ اے اللہ میں مسلمان تو ہو گیا ہوں مگر تو میرا انجام بھی بخیر کیجیو۔ میں مروں بھی تو نیکوں میں مروں۔ یہ نہ ہو کہ مجھ پر ایسی حالت طاری ہو۔ کہ میں مرتے وقت گمراہ ہو جاؤں۔ بلکہ میرے مرنے کی جو ساعت ہے۔ اس وقت بھی تیرا فضل ایسا نازل ہو۔ کہ تیرے فرشتے مجھ پر نازل ہوں۔ اور میرا دل ایمان سے پر ہو۔ اب دیکھو۔ کیا کوئی مومن ایسی دعا خود اپنے ذہن سے تجویز کر سکتا ہے۔ یہ دعا خدا تعالیٰ ہی سکھا سکتا ہے۔ جو دلوں کو جانتا ہے۔ ورنہ انسان تو یہ کہتا۔ کہ میں یہ کیسے کہوں۔ کہ یا اللہ مجھے بے ایمان کر کے نہ ماریو۔ میں بے ایمان ہو ہی کیسے سکتا ہوں۔ میں تو اتنا پختہ ایمان والا ہوں کہ میں سچائی کو بالکل نہیں چھوڑ سکتا۔ اگر مجھے آروں سے بھی چیر دیا جائے تب بھی میں سچائی کو نہیں چھوڑ سکتا۔ وہ سمجھتا تو یہی ہے۔ مگر حقیقت یہ ہوتی ہے۔ کہ آروں سے چیرا جانا تو الگ رہا۔ بعض اوقات وہ سوئی کی چبھن بھی برداشت نہیں کر سکتا۔ اور ایمان کو چھوڑ جاتا ہے۔ اور بے ایمانی پر قدم مار دیتا ہے۔ لیکن اگر وہ دعا کرتا رہے۔ تو اس کا حرج بھی کوئی نہیں۔ اگر اس کا ایمان واقعہ میں اتنا پکا ہے۔ کہ وہ کبھی نہیں بدل سکتا۔ تب بھی اگر خدا تعالیٰ کی مدد آئے گی۔ تو اس کا ایمان اور زیادہ پکا ہو گا۔ کمزور تو نہیں ہو گا۔ پس انسان کو یہ گمان نہیں کرنا چاہیئے۔ کہ میرا ایمان بڑا مضبوط ہے۔ میں ٹھوکر نہیں کھا سکتا۔ خدا تعالیٰ کی مدد آئے گی۔ تو اس کا ایمان اور زیادہ مضبوط ہو جائے گا۔ اور اگر اس کا ایمان اور زیادہ مضبوط ہو جائے۔ تو اس میں اس کا کیا نقصان ہے۔ اس میں تو اس کا فائدہ ہی فائدہ ہے۔

پس دعائیں کرو۔ اور

اپنے نفس پر غرور مت کرو

اللہ تعالیٰ پر توکل کرو۔ اور سمجھ لو۔ کہ تمہیں جو کچھ برکت حاصل ہے خدا تعالیٰ کی مدد سے ہی حاصل ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ مدد کرے۔ تو یہ برکت قیامت تک جا سکتی ہے۔ اور اگر اللہ تعالیٰ مدد نہ کرے۔ تو ہمارے ایمان کی موجودہ حالت میں بھی وہ برکت ضائع ہو سکتی ہے۔ کیونکہ ایمان کی حالت خدا تعالیٰ کے فضل سے قائم رہتی ہے۔ ہماری کوششوں سے قائم نہیں رہتی۔

(الفضل ۲۰ مارچ ۱۹۵۷ء)

ٹانگانیکا (مشرقی افریقہ) میں احمدیہ مسجد کی تعمیر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام

ربوہ ۱۹ مارچ۔ یہ مسجد حال ہی میں ٹانگانیکا کے دارالحکومت دارالسلام میں ایک لاکھ شلنگ کے خرچ سے تعمیر ہوئی ہے۔ اور ۱۵ مارچ کو اس کی تقریب افتتاح عمل میں آئی۔ جبکہ احباب جماعت اور شہر کے غیر مسلم معززین کا ایک بہت بڑا اجتماع ہوا۔ اور پُرسوز دعاؤں کے ساتھ مسجد کا افتتاح کیا گیا۔

مکرم شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ نے مقامی جماعت کی طرف سے حضور اقدس کی خدمت میں پیغام ارسال کرنے۔ اور مسجد کا نام تجویز کرنے کی درخواست کی تھی۔ جسے حضور نے از راہ کرم منظور فرما لیا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پیغام کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔ پیغام بذریعہ تار بھجوایا گیا۔

"مسجد کا نام "السلام" رکھا جائے۔ مسجد کی عزت و حرمت ہمیشہ برقرار رکھو اس میں ہمیشہ نماز باجماعت ادا کرتے رہو۔ اور زیادہ سے زیادہ افراد کو اسلام اور احمدیت میں شامل کرنے کی کوشش کرو تاکہ اس مسجد کی رونق میں اضافہ ہوتا چلا جائے۔ حتیٰ کہ تمہیں اس سے بھی بڑی مسجد بنانے کی ضرورت محسوس ہو۔

یاد رکھو کہ کوئی مسجد مسجد نہیں کہلا سکتی جب تک کہ وہ زیادہ سے زیادہ نمازیوں کو اپنی طرف نہ کھینچے۔ اور مزید مسجدیں بنانے کی محرک نہ ہو۔ خدا کرے کہ یہ مسجد بھی ایسی ہی ثابت ہو۔ میں یوگنڈا کے علاقہ میں بھی مسجد کی تعمیر کی خوشخبری سننے کا منتظر ہوں"

(خلیفۃ المسیح ربوہ)

مسٹر اے۔ جے۔ جان گورنر مدراس سے تبلیغی وفد جنوبی ہند کی ملاقات

اور

قرآن مجید انگریزی کی پیش کش

حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان کو مع ممبران وفد تبلیغی جنوبی ہند مولوی محمد سلیم صاحب فاضل و مولوی شریف احمد صاحب امینی و محمد اسمٰعیل وکیل یادگیر و جناب کریم اللہ صاحب ایڈیٹر آزاد نوجوان و مولوی مبارک علی صاحب عزت مآب مسٹر اے جے جان گورنر مدراس نے راج بھون مدراس میں بتاریخ ۱۱ مارچ ۱۹۵۷ء بوقت ۱۰½ بجے دن ملاقات کا موقع دیا۔ جس میں مختلف امور پر تبلیغی باتیں ہوتی رہیں۔ تبلیغی وفد نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ اور آپ کے مشن کے مقصد کو واضح کیا۔ اور بتایا کہ ہماری جماعت کے تبلیغی کارنامے کیا ہیں۔ گورنر صاحب مدراس مختلف سوالات اس سلسلہ میں فرماتے رہے جن کے جوابات انگریزی زبان میں جناب کریم اللہ صاحب ایڈیٹر آزاد نوجوان دیتے رہے اور حضرت صاحبزادہ صاحب جو کچھ فرماتے تھے اس کا ترجمہ انگریزی میں گورنر صاحب کو بتاتے رہے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب نے قرآن مجید انگریزی بطور تحفہ گورنر صاحب کی خدمت میں پیش کیا۔ جس کو انہوں نے شکریہ کے ساتھ قبول کیا۔ اور مطالعہ کا وعدہ فرمایا۔ راج بھون ہی موقع کے متفرق فوٹو ہماری طرف سے لئے گئے۔ وفد کے ممبران کی تواضع گورنر صاحب مدراس نے چائے کافی اور بسکٹ سے فرمائی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کے اچھے نتائج برآمد فرمائے۔

حیدر کانگریس (محبوب نگر دکن) کی الیکشن میں کامیابی

سید حفیظ الدین احمد صاحب منتظم احمدیہ لائبریری کوسگی ضلع محبوب نگر دکن نے لکھا ہے کہ:۔

تعلقہ کورنگل کا الیکشن ہوا سری اچرت ریڈی صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی حیدر کانگرس ضلع محبوب نگر اسمبلی کے امیدوار کے طور پر کھڑے ہوئے تھے اور اپنے دو سوشلسٹ اور کمیونسٹ حریفوں کو شکست دیکر کامیاب ہو گئے ہیں۔ خاکسار نے بھی ان کو کامیاب بنانے کے لئے جدوجہد کی تھی جس کی بنا پر انہوں نے شکریہ کا خط بھی لکھا ہے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ

کی خدمت میں

ایک غیر متعصب غیر احمدی شاعر باکمال نے یہ نظم پسر موعود کے متعلق کراچی میں سنائی تھی جسے الفضل میں شائع کیا جاتا ہے۔

ثریا جناب و فلک بارگاہ
تجلّی نژاد و تجلّی پناہ

مسیحائے موعود کے جانشیں
سراپا عقیدت، مجسّم یقیں

ہمہ عاشقی و ہمہ آرزو
مثالِ صبائے چمن مشکبو

مبارک ہے تفسیر اس خواب کی
کہ جس میں تجلّی تھی مہتاب کی

مبارک تھا وہ سبز رنگ اشتہار
کہ جس سے تھی آمد تری آشکار

کہ جس میں تھے روشن ترے خدّ و خال
یہ شوکت یہ عظمت یہ جاہ و جلال

یہ گیسو یہ خوش رنگ چہرہ کا رُوپ
چھنے جس طرح سنبلستاں سے دھوپ

یہ خود دار آنکھوں کے روشن کنول
یہ ہمت شجاعت، تجسّس عمل

یہ علم و صداقت یہ جُود و سخا
یہ تاب و تحمّل یہ صبر و رضا

یہ عدل و اخوت یہ منصف مزاج
مسیحا نفس بن کے سب کا علاج

گہے برگ و گُل گاہے ماہ و نجوم
مسیحائے انفاس کا یہ ہجوم

غنی ہو گئے کتنے نادار لوگ
شفا پا گئے کتنے بیمار لوگ

نگاہِ پیمبر میں خورسند تو
اولوالعزم فرزند دلبند تو

جو مشہور و معروف ہے کُو بہ کُو
اسی پیشگوئی کا حاصل ہے تُو

اسی پیشگوئی کا فیضان ہے
کہ تو صاحبِ جذب و عرفان ہے

کہ تو کاشفِ راز و اسرار ہے
بیک رنگ کردار و گفتار ہے

مبارک جہاں کو قیادت تری
مبارک دلوں پہ حکومت تری

اُفق تا اُفق شان و عظمت تری
زمیں کے کناروں پہ شہرت تری

کمال و محمد علی ۔ مستری
کئی اور اس طرح کے سازشی

کئی دشمنانِ تب و تابِ دیں
چھپائے ہوئے دل میں صد بغض و کیں

کئی خانۂ چشم و دل کے مکیں
کئی مارِ پوشیدہ در آستیں

بڑھے تیری عظمت کو للکارنے
بڑھے دوست بن کر تجھے مارنے

تجھے دشمنِ دیں نے زخمی کیا
زمیں نے ترا خون بھی چکھ لیا

بلائیں ترے حوصلوں نے سہیں
اُٹھیں آندھیاں خاک ہو کر رہیں

ترے ساتھ مرضیٔ مولا رہی
طویل عمری فضلِ عمر سے ملی

یہ تیری ہی صحبت کا فیضان ہے
یہ تیرا ہی ملت پہ احسان ہے

کہ تیرے رفیق اور ترے جانشیں
جنہیں مال و دولت کا لالچ نہیں

جنہیں خدمتِ دیں کے انعام میں
اُلجھنا پڑا ظلم کے دام میں

جنہیں جیل کی ظلمتیں بھی ملیں
جنہیں کفر کی وحشتیں بھی ملیں

جنہیں نذرِ زنداں بھی ہونا پڑا
جنہیں جاں سی شے کو بھی کھونا پڑا

بصارت چھنی اور زباں بھی سِلی
سزا سنگساری کی جن کو ملی

رہے جن کے قلب و جگر پاش پاش
کفن کو ترستی رہی جن کی لاش

شہیدوں کا خوں رنگ لا کر رہا
ہر اک دل میں شوقِ شہادت اُٹھا

جلی شمعِ حق انجمن انجمن
مہک پھیلی دیں کی چمن در چمن

محبت کے شعلے بھڑکتے رہے
تشدد اندھیروں کے گھٹتے رہے

محبّت کے پروانے کس شان سے
محمّد کے دیوانے کس شان سے

نہ امریکہ و مصر تا طاکب چیں
لئے پھر رہے ہیں محمّد کا دیں

قدم رکھ دیئے خانۂ غیر میں
تراشے حرم ایک اِک دَیر میں

جہاں آج تک تھا ہجومِ بُتاں
وہاں اُٹھ رہی ہے صدائے اذاں

کبھی لنکا نہ کے ویرانوں میں
کبھی مصر کے آئینہ خانوں میں

گئے روس کے قلب فولاد میں
گئے افریقۂ غیر آباد میں
کئے نقش تحریر اسلام کے
تصدق محمدؐ کے پیغام کے

جہاں اجتماعِ مذاہب ہُوا
وہاں تو نے پیغام حق کا دیا
اسی شوق میں پیروِ انبیاء
سفر تو نے برطانیہ کا کیا

در و بام گونج اٹھے تقریر سے
محبت کی پاکیزہ تحریر سے
وہ بیت الدعا کی دعائیں لئے
مسیحِ دگر کی صدائیں لئے

جہاں مختلف دیں کی تصویر تھی
وہاں تو نے مسجد بھی تعمیر کی
یہ تیری مساعی کا انعام ہے
جہاں واقفِ دینِ اسلام ہے

نہ مَیں احمدی ہوں نہ غیر احمدی
کہ ایماں ہے میرا بشر دوستی
میں اک شاعرِ بے نوا ہوں جسے
زمانہ غلامِ محبت کہے

مسیحائے موعود کے فیض سے
عجب کیا جو میرا بھی دل یہ کہے
"بعشقِ محمدؐ مخمّر ہوں مَیں
جو یہ کفر ہے سخت کافر ہوں مَیں"

تکلف سے خاموش ہرگز نہیں
میں احساں فراموش ہرگز نہیں
مجھے اعترافِ حقیقت میں ڈر؟
خدا کی قسم میں نہیں کم نظر

اندھیروں سے جب پھرے دن ملے
مجھے اس جماعت میں محسن ملے
وہ محسن جنہیں عین انساں کہیں
محبت کا بے تاب طوفاں کہیں

کسی بھی عوض کے جو خواہاں نہیں
جنہیں یاد خود اپنے احساں نہیں

غریبانِ دیں کا مقدر ہے تو
خوشا اس جماعت کا رہبر ہے تو

نذر گزار
صہبا اختر
(الفضل ۲۳/۳/۵۷)

رپورٹ دورہ تبلیغی جنوبی ہند

مرسلہ مکرمی مولوی محمد اسمٰعیل صاحب یادگیری مورخہ ۱۱/۳/۵۷

کل رات جماعت احمدیہ مدراس کا خدا کے فضل و رحم کے ساتھ "جلسہ سیرۃ النبی صلعم" بمقام میموریل ہال قریب سنٹرل ریلوے سٹیشن حیدرآباد بوقت ½۷ تا ½۹ بجے شب منعقد ہُوا۔ یہ جلسہ زیر صدارت حضرت صاحبزادہ صاحب منعقد ہُوا۔ سب سے پہلے تلاوت قرآن کریم مولوی شریف احمد صاحب امینی نے فرمائی۔ اس کے بعد نظم ملک رفیع احمد صاحب نے سنائی۔ اس کے بعد "محمدؐ ہی نام اور محمدؐ ہی کام" کے موضوع پر خاکسار (محمد اسمٰعیل وکیل یادگیر) نے تقریر کی۔ اس کے بعد انگریزی میں سیرۃ طیبہ آزاد نوجوان صاحب نے تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے جلسہ کی غرض و غایت بتائی اور اس امر کا اظہار فرمایا کہ ہمارے خلاف بعض مسلمانوں نے اشتہارات شائع کئے ہیں۔ کہ ان کے جلسے میں نہ جاؤ۔ اور ان کی دعوتوں میں نہ شریک ہو۔ ان کے عقائد ایسے ویسے ہیں۔ اسی طرح ایک مسلمان کا اس موقعہ پر شائع شدہ گندہ ٹریکٹ اور اشتعال دلانے والے ٹریکٹ کا اظہار کیا۔ اور ان سب کا تفصیلی جواب دیا۔ اور بتایا کہ ہم تو ساری دنیا کے بہی خواہ ہیں اور مسلمانوں کے سچے ہمدرد، ہمارے عقائد وہی ہیں جو ایک سچے اور پکے مسلمان کے ہوتے ہیں۔ اس طرح کے مخالفت اور پکٹنگ جو مسلمانوں نے کی ہے۔ انہوں نے ہمیں زیادہ موقعہ دیا ہے کہ ہم اُن کے سامنے اپنا دل رکھ دیں۔ کہ ہمارے دل میں ان کے لئے بے حد محبت ہے۔ ہم رسول اللہ کو خاتم النبیین مانتے ہیں۔ اور تبلیغ حقہ کا کام کرتے ہیں۔ یہی کام رسول اللہ چاہتے تھے۔ کہ میرے سچے مرید ہوں اور یہی کام صحابہ کرتے تھے۔

مولوی محمد سلیم صاحب فاضل کی تقریر

اس کے بعد مولوی محمد سلیم صاحب فاضل مبلغ سلسلہ نے "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی رواداری" پر ایک مؤثر اور مفصل تقریر فرمائی جس میں آپ نے ان شاندار کارناموں کو گنایا کہ کس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ساری زندگی ان امور کی اشاعت میں صرف کر دی۔

(۱) آپ نے تمام انبیاء کی عزت قائم فرمائی۔
(۲) آپ نے تمام معابد، مساجد، گرجوں کی حفاظت کا حکم دیا۔
(۳) آپ نے اپنی مسجد میں عیسائیوں کو عبادت کرنے کا موقعہ دیا۔
(۴) آپ نے سارے انسانوں کو بھائی بھائی بنا دیا۔
(۵) آپ نے اسلام سے سخت منع کیا کہ ہم بت پرستوں کو گالیاں دیں یا برا کہیں اس کا نتیجہ پھر یہ ہوگا کہ وہ ہمارے خدا کو برا کہیں گے۔

آپ نے جماعت احمدیہ کے حقیقی نقطۂ نگاہ کو بھی واضح کیا۔ اور بتایا کہ کس طرح جماعت احمدیہ رسول اللہ صلعم کے ان اسوۂ حسنہ پر عامل و کاربند ہے۔ برخلاف اس کے کہ ہمارے دوسرے مسلم بھائی اس پر عامل نہیں۔ ضرورت ہے کہ مسلمان ان اسوۂ حسنہ کو پیش نظر رکھیں۔

اسکے بعد مولوی شریف احمد صاحب امینی نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق رسول اللہ کے ساتھ" کے موضوع پر مؤثر اور مفصل تقریر فرمائی جس میں بتایا کہ ہمارے کیا عقائد ہیں۔ ہم کس طرح لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے کلمہ کی اشاعت میں لگے ہوئے ہیں۔ اور وہ کام کر رہے ہیں جس نے دشمنوں اور دوستوں کو ہمارا مداح بنا دیا آپ نے تفصیلی جواب دیا اُن تمام اعتراضات کا جو اہل مدراس کے بعض مسلمانوں کی طرف سے گندہ ٹریکٹ یا ہمارے جلسے سے متعلق پکٹنگ کرنے اور احمدیوں سے بائیکاٹ کرنے کے متعلق شائع کیا گیا تھا) بتایا کہ کس طرح ہمارے مخالفین حق و صداقت کے مقابلہ میں جھوٹ سے کام لیتے ہیں۔ آپ نے حضرت مرزا صاحب کے مختلف اشعار اور حوالہ جات سے ان اعتراضات کی تغلیط ثابت کی۔ اور بتایا کہ یہ بائیکاٹ کا طریق سخت نامناسب ہے۔ اس طرح ہم غیر مسلموں کو ہنسی کا موقعہ دیتے ہیں۔

اس کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب نے صدارتی تقریر فرمائی۔ جس میں ارشاد فرمایا کہ حضرت مرزا صاحب اس زمانہ کے امام مسیح موعود مہدی مسعود تھے آپ نے وہی کام کیا جو مسیح موعود کو کرنے چاہئیں۔ آپ کی زندگی اسلام کی خلافت رسول اللہ علیہ وسلم کے نام کی بلندی اور قرآن کی خدمت میں گزاری۔ آپ نے پیشگوئی فرمائی ہے کہ تین صدیوں (۳۰۰ سال) کے اندر اسلام اپنے دلائل و براہین کی رُو سے ساری دنیا پر غالب آ جائے گا۔ یہ خدا کی بات ہے۔ وہ پوری ہو کر رہے گی۔ ستر برس کا زمانہ جو گزر گیا اس میں احمدیت نے مذہب اسلام کی خدمت میں وہ کام کیا ہے جو اپنی نظیر آپ ہی رکھتا اور تمام احباب سے تلقین کی کہ وہ اپنے گھروں میں جا کر احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا مطالعہ کریں۔ شکریہ کے بعد جلسہ کامیابی کے ساتھ ختم ہوا۔

جماعت احمدیہ مدراس کی طرف سے حضرت صاحبزادہ میاں وسیم احمد صاحب کے اعزاز میں ایٹ ہوم

جماعت احمدیہ مدراس کی طرف سے اسلامک سنٹر بلڈنگ واقعہ ۳۱ مائیڈس روڈ مدراس میں ٹھیک ½۵ بجے ایک شاندار ایٹ ہوم ترتیب دیا گیا جس میں تلاوت قرآن شریف اور نظم کے بعد جماعت احمدیہ مدراس کی طرف سے انگریزی زبان میں ایک ایڈریس پیش کیا گیا۔ جس کا جواب حضرت صاحبزادہ صاحب کی طرف سے اردو میں ایک تقریر کے ذریعہ دیا گیا۔ جس میں عوام سے خطاب کرتے ہوئے آپ نے جماعت احمدیہ کی تدریجی ترقی کی ایک تاریخ بیان فرمائی اور بتایا کہ یہی وہ واحد جماعت ہے جو اعلاء کلمۃ اللہ کا دنیا میں کام کر رہی ہے۔

اسکے بعد آپ نے جماعت احمدیہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ خوانے مدراس کے بعض احباب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں شامل ہونے کا موقعہ خود حضور کی زندگی میں دیا تھا آپ لوگ خوش قسمت ہیں کہ آپ اسلام اور احمدیت کی تبلیغ میں لگے ہوئے ہیں۔ انشاء اللہ آپ کے علاقہ میں بہت جلد تمام اور مزید لٹریچر کی فراہمی کیلئے جس قدر جلد سے ممکن ہو کوشش کی جائے۔ اس کے بعد آپ نے دعا فرمائی اور شکریہ پر یہ تقریب ختم ہوئی۔

مشکلات سے نجات کا صحیح حل
قربانی کے معیار کو بلند کرنا ہے

از مکرم شیخ عبد المجید صاحب عاجزؔ بی۔ اے واقف زندگی ناظر بیت المال قادیان

روحانی جماعتوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی قدیم سے یہ سنت اور وعدہ ہے کہ ان کو کامیابی ہوگی درمیانی عرصہ میں امتحان اور آزمائش کی ساعتیں بھی آتی ہیں۔ اور عارضی تکالیف سے دوچار ہونا بھی ضروری ہوتا ہے۔ بلکہ ہماری ثابت قدمی اور صبر و استقلال کا ٹسٹ لیکر ہمیں مزید انعامات سے نوازنے کا پیش خیمہ ہوتی ہیں۔ جو ابتلا خدا کی تقدیر کے ماتحت آئے اور کچھ انعام دینے کے لئے آئے۔ تو ہمارا فرض ہے کہ ہم قربانی اور ایثار کا اعلیٰ نمونہ پیش کرتے ہوئے خندہ پیشانی سے آگے بڑھیں۔ اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے عہد کو عملی طور پر پورا کرکے نئی زمین اور نئے روحانی آسمان کی بنیاد رکھنے والے ثابت ہوں۔

اگر ہم اس احساس کو ہمیشہ اپنے ذہن میں مستحضر رکھیں کہ ہم ایک زندہ رسول کی جماعت ہیں۔ اور خدا کے نام کی بلندی ہمارا نصب العین ہے۔ اور اس نصب العین کے حصول کے لئے ہم نے اپنے عمل اور قربانی سے کوشش کرنی ہے۔ تو محاسبہ نفس کرتے وقت یقیناً ہم یہ حقیقت محسوس کریں گے کہ ہماری جد و جہد اور کوشش ہمارے مقصد عظیم کی شایان شان نہیں ہے۔ اور ابھی ہمیں اپنی کوششوں میں بہت کچھ زیادتی اور تیزی کی ضرورت ہے۔

اگر یہ امر یقینی ہے۔ کہ قادیان سے بلند ہونے والی آواز خدا تعالیٰ کی طرف سے تھی۔ اور وہ سچی تھی تو کامیابی کے انجام کے متعلق کوئی شبہ نہیں ہو سکتا کیونکہ جس امر کے کرنے کا فیصلہ اللہ تعالیٰ آسمان پر کر لیتا ہے۔ وہ تو ہو کر رہتا ہے۔ اور دنیا کی کوئی طاقت روک نہیں بن سکتی۔ لیکن وہ لوگ جو امام وقت کی آواز کو پہچاننے کے باوجود خدائی انعام کی ناقدری کرتے ہوئے عملی اصلاح اور قربانی سے گریز کرتے ہیں۔ وہ یقیناً دوسروں سے زیادہ بدقسمت اور قابل مواخذہ ٹھہرتے ہیں۔ کیونکہ وہ محض اپنی غفلت اور سستی کے باعث خدا کی رضا کو حاصل کرنے سے محروم رہتے ہیں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رسالہ الوصیت میں ارشاد فرماتے ہیں:۔

"خدا کی رضا کو تم پا ہی نہیں سکتے۔ جب تک کہ تم اپنی رضا کو چھوڑ کر۔ اپنی عزت کو چھوڑ کر۔ اپنے مال کو چھوڑ کر۔ اپنی جان کو چھوڑ کر اس کی راہ میں وہ تلخی نہ اٹھاؤ۔ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے۔ لیکن اگر تم تلخی اٹھاؤ گے۔ تو ایک پیارے بچہ کی طرح خدا کی گود میں آجاؤ گے۔ اور تم ان راستبازوں کے وارث کئے جاؤ گے جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں۔ اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائیں گے۔"

تقسیم ملک کے بعد حالات نے جس رنگ میں پلٹا کھایا۔ اور جس قسم کی مشکلات سے احباب جماعت کو انفرادی اور اجتماعی حیثیت سے دوچار ہونا پڑا۔ اس کیفیت کا لازمی اثر یہ ہونا چاہیئے تھا کہ ہم جماعتی اور قومی مشکلات کے مقابل پر اپنی انفرادی اور خاندانی مشکلات کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنے کاموں میں پہلے سے زیادہ خلوص اور عزم کے ساتھ آگے بڑھتے اور اپنی ذمہ داری اور حیثیت کو جانتے ہوئے اس تلخی میں قربانی کے معیار کو بلند کرتے۔

اگر ہم میں سے ہر شخص یہ سمجھ لے کہ ہندوستان میں اسلام اور احمدیت کی نجات اس نے کرنی ہے کہ اپنی غفلت اور سستی کی حالت پر مصر ہیں۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں۔

"حضرت مسیح موعودؑ تین ماہ تک چندہ نہ دینے والوں کو جماعت سے خارج قرار دے چکے ہیں اور نادہندہ مسیلیوں کی تعداد ہماری جماعتوں میں موجود ہیں۔ جن کو حضرت مسیح موعود جماعت سے خارج قرار دے چکے ہیں۔ مگر آپ لوگ انکے ڈر کی وجہ سے یا انکے لحاظ کے باعث انہیں اپنے ساتھ رکھتے ہیں۔ اور پھر کہا یہ جاتا ہے کہ چندہ وصول کرنیکی کوشش کی گئی۔ پس ان نادہندوں کے پاس جاؤ جو احمدی کہلا کر چندہ نہیں دیتے۔ اور انہیں بتلاؤ کہ حضرت مسیح موعودؑ کا یہ حکم ہے پھر بھی اگر وہ یہ کہیں کہ نہیں دیتے تو ان کا

اور وقت ہماری کوششوں کا ایک اہم حصہ ہے تو یہ احساس یقیناً ہمارے خیال اور عمل میں اتحاد پیدا کر کے خدا کی آواز کو بلند کرنے میں مدد کر سکتا ہے۔

موجودہ مالی سال (جو کہ آخر اپریل کو ختم ہو رہا ہے) میں جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کے بجٹ وصولی اور لقایا پوزیشن کا جائزہ لینے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ابھی بہت سی جماعتیں اور افراد ایسے ہیں جو مالی قربانی کے معیار پر پورے نہیں اترتے۔ اور کافی تعداد ایسے افراد کی ہے جو باوجود مرکز کی تحریکات معاف پیش کردہ"

سیدنا حضرت امیر المومنین کا مندرجہ بالا ارشاد کسی وضاحت کا محتاج نہیں ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ احباب جماعت اپنی ذمہ داری سمجھیں۔ اور دوسروں کو سمجھائیں۔ حالات کی نزاکت کو سمجھیں اور اپنی سستی اور غفلت کو ترک کریں۔ اور یہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے کبھی کسی کا ادھار نہیں رکھا جو شخص خدا کی خاطر مفلس ہوتا ہے۔ اسکی مفلسی کو دور کرنے کا ذمہ خود اللہ تعالیٰ لیتا ہے یہ اللہ تعالیٰ پر بدظنی ہے۔ کہ اس کی راہ میں خرچ کرنے سے ہمارے مال میں کمی آجائے گی۔ رزق اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے ہماری مشکلات کا اصل حل یہی ہے کہ ہم پہلے سے زیادہ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کریں۔ اور اس کی راہ میں غربت اختیار کریں اور تنگی کو اپنے اوپر وارد کریں۔ تا اللہ تعالیٰ ہماری مشکلات کو دور کرنے کی خود ذمہ داری اپنے اوپر لے لے۔

وقت نے جس رنگ میں کروٹ لی ہے۔ اور حالات جس تیزی سے بدل رہے ہیں۔ اس کا تقاضہ یہی ہے کہ دنیا کی محبت سرد ہو جائے۔ اور اللہ تعالیٰ کی محبت بھڑک اٹھے۔ ہم اپنی زندگی کو عملی طور پر اسلام کا نمونہ بنائیں۔ اس مادی کشمکش کے دور میں جبکہ تمام دنیا ذہنی انتشار اور بے چینی میں مبتلا ہے ہم نمائش گاہ عالم میں دھکیل دیئے گئے ہیں۔ تا زندہ خدا کے وجود کو دنیا کے سامنے پیش کریں اور اسلام کی عملی صورت کا خاکہ اپنے عمل سے ظاہر کریں اور یہ تبھی ہو سکتا ہے جب ہم خود اسلام کی روح کو سمجھیں۔ اور اس کے مطابق اپنے افعال و کردار کو ڈھالیں۔ اور اپنے اندر خدا تعالیٰ کی صفات کو پیدا کر کے اپنی زندگی کو اس کا عملی نمونہ بنائیں۔

احمدیت مردہ دنیا میں زندگی کی روح پھونکنے کے لئے پیدا ہوئی ہے۔ اور اس کا امتیاز یہ ہے کہ ہمارا خدا ایک زندہ خدا ہے۔ اگر ہم اپنی حیثیت کو پہچانیں اور ہر قسم کی جانی اور مالی قربانی کے میدان میں بشاشت قلب کے ساتھ آگے بڑھیں۔ تو اللہ تعالیٰ کے وعدہ کو قریب سے قریب تر لانے میں ہمارا بھی حصہ ہو سکتا ہے۔ اگر کسی سے اللہ تعالیٰ نے اس کی سستی اور غفلت کے باعث قربانی کی توفیق چھین لی ہے۔ تو اس کا حل بھی دعا سے ہو سکتا ہے۔ کیونکہ دعا ایک عظیم الشان ہتھیار ہے جو ہمارے پاس ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق عطا فرمائے کہ ہمارے سب کام اس کی رضا جوئی کی خاطر ہوں۔ ہمارے اعمال، اقوال، عقائد اور ہماری جانیں ایسے رنگ میں خرچ ہوں کہ اسلام کو مدد ملے۔ اور ہماری کسی بات میں نفسانیت نہ ہو۔ اور ہم اس عظیم الشان مقصد کو پورا کرنے والے ہوں۔ جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے سپرد کیا ہے۔ آمین ؎

پیغامات
بموقعہ کیرالہ احمدیہ کانفرنس
منجانب حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ و چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب جج عالمی عدالت

جماعتہائے احمدیہ کیرالہ (مالابار) کی چوتھی سالانہ کانفرنس کے موقعہ پر حضور ایدہ اللہ اور چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب کی طرف سے جو انگریزی پیغامات علی الترتیب مولوی محمد ابو الوفا صاحب مبلغ کالیکٹ اور ایم علی کویا صاحب سیکرٹری انجمن احمدیہ کالیکٹ کے نام بزبان انگریزی موصول ہوئے ہیں۔ ان کا ترجمہ ذیل میں شائع کیا جاتا ہے۔ ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

ترجمہ تار حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ :۔ ہندوستان میں اسلام کی ابتداء سب سے پہلے علاقہ مالابار میں ہوئی سو اب بھی میری خواہش اور دعا ہے کہ ان ایام میں مالابار کے مسلمان دل چھوڑنے کی بجائے اسلام کے جھنڈے کو دوبارہ اپنے ملک میں بلند کریں۔ آمین۔

خلیفۃ المسیح

ترجمہ خط محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب

کالیکٹ میں ۱۶۔۱۷ مارچ کو ہونیوالی احمدیہ کانفرنس کا علم ہو کر مجھے خوشی ہوئی۔ اس کانفرنس کی کامیابی کیلئے میری دلی مخلصانہ دعائیں آپ کے ساتھ ہیں خدا تعالیٰ اپنے فضل و رحم سے آپکی کوششوں میں زیادہ سے زیادہ برکت ڈالے۔ اور آپ کو توفیق عطا فرمائے کہ آپ اس پیغام کو دور دراز جگہوں میں پھیلائیں جس سے اسکی عظمت قائم ہو۔ اور ہر جگہ اسکے بندوں کو امن و سلامتی مل سکے۔ خدا لوگوں کے سینوں کو سچائی قبول کرنے کیلئے کھول دے۔ آمین۔ میں آپ سب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ مجھے اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ آپکا مخلص۔ ظفر اللہ خاں از نیویارک امریکہ۔

حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کا دورہ سکندرآباد

(از محترمہ عائشہ یوسف الدین صاحبہ ایم۔ اے بی ٹی سکندرآباد دکن)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی امیرالمومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے چشم و چراغ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کا تبلیغی دورہ جنوبی ہند جو کم و بیش تین ماہ لیکر اب عنقریب اختتام کو پہنچ رہا ہے۔ سرزمین دکن پر وہ نقوش چھوڑ گیا ہے جو انشاء اللہ کسی مذہبی یا سیاسی انقلاب سے مٹ نہ سکیں گے۔ جہاں جہاں آپ تشریف لے گئے محبت، شادمانی اور نفرت بیتابی کے قدم چوسے۔ جماعت میں زندگی کی برقی رو دوڑ گئی۔ مدتوں کا جمود آن کی آن میں تموج بن گیا۔ ہر شخص کی خواہش ہوتی ہے کہ جو کچھ کانوں سے سنا ہے۔ اسے آنکھوں سے دیکھے اور جو کچھ آنکھوں سے دیکھا ہے اسے دل کی دنیا میں محسوس کرے۔ لہٰذا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مایۂ ناز فرزند ارجمند خلیفۃ المسیح الثانی کے دلبند مسعود کو دیکھ کر ہر خاص و عام اور خصوصاً ہمارے نوجوان طبقے کی آنکھیں روشن ہو گئیں۔ ان کی پرشوق نگاہوں نے اس ہستی کو دیکھا جو اس جواں سالی میں بھی اسلام کی پاک شریعت کا اعلیٰ نمونہ ہے۔ ہمارے نوخیز طبقے کے لئے اس امر کا انکشاف بیحد باعث تسلی و وجۂ سکون ہوا کہ اس عمر میں بھی انسان اتنا سمجھدار۔ اتنا وسیع النظر اور اتنا پاکباز ہو سکتا ہے۔ ورنہ ہماری نئی پود کے معصوم دل و دماغ، زمانہ موجودہ کی مسموم فضاؤں میں بھلا اس سے زیادہ اور کیا سوچ سکتے تھے۔ کہ اگر دنیا میں (POPULAR) ہر دلعزیز بننا ہے۔ تو وضع میں لعمارتی، اور تمدن میں ہنود کی روش اختیار کرو۔ چلتے پھرتے۔ پڑھتے لکھتے اسکول اور کالج میں جو دقت لے اس میں ریڈیو پر ورقہ۔ اور آڑے ہیپ برن اور گوبگری پیک پر تبصرے کر دینے ذہنی کا معیار اگر ذرا کم ہو تو مینا کماری۔ اشوک کمار اور وجے لکشمی تک تو ہر خاص و عام کے تخیل کی پہونچ ہو ہی جاتی ہے۔ تعلیم کی شاہراہ عام سے گذرتا ہوا یہ طبقہ اس حد تک گم کردہ راہ ہو چکا ہے۔ کہ مذہب اور شریعت سے بے نیازی تک ہی اس نے اکتفا نہیں کی بلکہ وہ خدا کی ہستی سے بھی منکر ہو چکا ہے۔ عام تصور حیات یہ ہے کہ جہاں تک ہو سکے حقائق سے آنکھیں چراؤ اور جو کچھ چمکتا دکھائی دے اسی کو سونا سمجھو۔ نماز پڑھنا۔ روزے رکھنا۔ اسلامی شعار کو اختیار کرنا تو درکنار اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہوئے بھی شرماؤ۔ چو بیسں گھنٹے میں کئی بار اگر زبان سے نہ بھی کہہ سکو تو دل میں سمجھتا ہو کہ مسلمانوں کے یہاں پیدا ہی کیوں ہوئے تھے۔ چنانچہ زمانہ کا یہ رجحان دیکھ کر مصلحت پسند قسم کے مولویوں اور نام نہاد لیڈروں نے اسلام کو کانٹ چھانٹ کر اس قدر مختصر اور ہلکا اور بنادیا کہ بس پیدا ہونے کے بعد احمدؐ، محمدؐ، علیؓ، حسینؓ وغیرہ نام رکھ لو اور پھر جو مناسب سمجھو وہ کرو۔ چنانچہ خوجوں کے حاضر امام نے جو اپنے وقت کے سب سے زیادہ آسان مذہب کے امام ہیں اپنے پیروؤں کے لئے تمام ممکن و ناممکن سہولتیں پیدا کر دی ہیں۔ لطف تو یہ ہے کہ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ ہر چیز معاف۔ جوا۔ مشروبات ممنوعہ جائز ہونے کے علاوہ لباس اور نام وغیرہ بھی بمطابق ہر ملکے ہر رسمے کی عام اجازت۔ چنانچہ افریقہ میں رہنے والے اسلامی لباس سے بے نیاز ہو گئے۔ بمبئی والوں نے لفظوں کی بہت ترمیم و تخفیف پر اکتفا کی۔ اور جوان میں سے چھوٹ کر یورپ جا پہنچے۔ وہ تو گویا ہر قید و بند سے چھوٹ گئے۔

اس زمانے سے گذرتی ہوئی مسلمانوں کی نوجوان نسل کی متغیر آنکھوں نے جب میاں صاحب کا اسلامی مجسمہ دیکھا اور اسے دین و دنیا کی بیشتر خصوصیات سے مزین پایا تو ان کی آنکھیں فخر و حیرت سے ایسی چمک اٹھیں کہ وہ دیکھتے کے دیکھتے ہی رہ گئے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ ہماری روحانیت۔ ہماری ذہنیت اور ہمارے اخلاق اس نمونے سے متاثر ہوئے بغیر کیسے رہ سکتے ہیں۔ آج کے بچے کل جوان ہوں گے اور آج کے نوجوان کل جماعت کے مورچے سنبھالیں گے اس لئے ضروری تھا کہ جماعت کے نوجوان طبقے کے سامنے صاحبزادہ صاحب کا جیتا جاگتا نمونہ بطور (ideal) رکھا جائے کہ دیکھو یہ نوخیز مجاہد اسلام۔ جو مجاہد اعظم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا فرزند مسعود ہے۔ یہ وہ مجسمہ ایثار و قربانی ہے کہ جس نے اپنے وقت کے خلیفہ کی آواز سب سے پہلے لبیک کہا اور قابل صد احترام و محبت والد ماجد کے حکم پر کلمہ شہادت پڑھتا ہوا سرزمین قادیان میں شعائر اللہ کی حفاظت کے لئے کھڑا ہو گیا حالانکہ اس وقت پنجاب میں تازہ تازہ خون کی ندیاں بہ رہی تھیں۔ انسان کی زندگی کی قیمت صرف پیسے کی ایک گولی تھی۔ ہر طرف موت کی حکومت تھی۔ کوئی باپ ایسے میں اپنے بیٹے کو یوں قربان گاہ پر نہیں بھیج دیتا۔ کوئی ماں اپنے لخت جگر کو سنسناتی ہوئی گولیوں کی بوچھاڑ میں یوں دھکیل نہیں دیتی — مگر وہ باپ صرف باپ نہیں اسلام کا خلیفہ ہے۔ وہ ماں صرف ماں نہیں بلکہ خلیفۃ المسیح کی حرم مبارک ہے۔ اور وہ بیٹا محض اک بیٹا ہی نہیں بلکہ اسلام کا درد رکھنے والا جوان سال مجاہد ہے۔ وہ اس وقت پنجاب میں قدم جما کر (۳۱۳) مجاہدوں کے ساتھ کھڑے ہو گئے جبکہ بڑے بڑے اسلام کی سربلندی کے دعویدار میدان چھوڑ کر سر پر پاؤں رکھ کر بھاگ کھڑے ہوئے تھے۔ یہ نوعمر مجاہد اس وقت ہتھیلی پر سر رکھ کر سامنے آ گیا جبکہ شمالی ہندوستان کے معروف و مشہور لیڈروں کے ہاتھ سے میدان چھوٹ چکا تھا۔ اس وقت انہوں نے جماعت کی کمان ہاتھ میں لی۔ جبکہ ہندوستان کے مسلمان بے یار و مددگار ہو چکے تھے جب ان کے نام نہاد لیڈروں نے پاکستان کی ہری ہری چراگاہوں کی طرف اپنے منہ اٹھا دیئے تھے۔ آج اللہ تعالیٰ نے ان مقدس والدین کو اس صبر جمیل اور ایثار و قربانی کا اجر عطا فرمایا تاکہ اپنی اولاد کو دین کی خدمت کے لئے وقف کرنے والے والدین اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں اور ان کے ایمان اور بھی زیادہ مستحکم و مضبوط ہو جائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کے حضور جو کچھ سچے دل سے پیش کیا جاتا ہے وہ اسے درِ شاہوار بنا دیتا ہے اور وہ بچے جن کو ان کے والدین نے خلوص ایمان۔ اور سچے دل سے وقف کیا ہے پاک نیت اور عزم صمیم سے کہ اس کے حضور کھڑے ہو جائیں تو وہ انہیں دین و دنیا کی نعمتوں سے مالا مال کر دیتا ہے اور اس طرح ان کو وہ جنتیں عطا کرتا ہے جس کا اس نے وعدہ فرمایا ہے۔ اس کے علاوہ ہم پر یہ حقیقت بھی کھل جاتی ہے کہ ہم سچے دل سے واقفین کے قدر دان ہوں ان کی راہ میں اپنی آنکھیں بچھائیں۔ ان کو ہر جگہ ہر قسم کی سہولتیں بہم پہنچائیں کیونکہ یہ اُفق زندگی کے وہ چراغ ہیں۔ جس سے اسلامی دنیا روشن ہے۔ تاکہ ہمارے بچے جن کی زندگی ہم نے وقف کی ہے وہ اسی طرح نوازے جائیں اور لوگ انہیں مایۂ ناز سمجھیں۔ جماعت احمدیہ اپنی ترقی۔ خوشحالی اور زندگی کے لئے انہیں ضروری سمجھے۔ کیونکہ یہی تو وہ ہستیاں ہیں جنہوں نے دنیا کے عیش و عشرت سے منہ موڑ کر اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنا تن۔ من۔ دھن اس کی راہ میں قربانی کی خاطر پیش کر دیا ہے۔ دلی دعا ہے کہ

کمال ہمت و محنت سے پھول بنجائے
تمہاری راہ عمل میں جو کوئی خار آئے

آمین

صاحبزادہ صاحب کی معیت میں جناب مولوی محمد سلیم صاحب۔ مولوی شریف احمد صاحب امینی جناب مبارک علی صاحب۔ جناب اسمٰعیل صاحب وکیل یادگیری اور جناب کریم اللہ صاحب نوجوان ہیں۔ صاحبزادہ صاحب نے اپنی خاندانی وجاہت سے پورا پورا حصہ پایا ہے۔ ان کے لب سے تابناک پر وہ نورانی پیشانی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ورثہ ہے۔ انکی فراست و سمجھداری اور سلجھے ہوئے طرز گفتگو میں سیدنا حضرت امیرالمومنین کی جھلک آتی ہے۔ اور ان کے طاقتور دل و دماغ اللہ تعالیٰ کا وہ عطیہ ہے جو وہ ہر مجاہد اسلام کو بقدر ہمت او است عطا فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس مبارک وجود کا ہر قدم پر ناصر و نگہبان رہے اور اس شمع ہدایت سے ہزاروں ایسی شمعیں روشن ہوں جس سے اسلام کی دنیا بقعۂ نور بن جائے اور سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی کاوشوں کا ثمرہ بچشم خود دیکھیں آمین۔

سنہ ۱۹۳۸ء میں سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جنوبی ہند تشریف لائے تھے۔ اور اب ۱۹۵۸ء میں صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب جنوبی ہند تبلیغی دورے کے لئے تشریف لائے ہیں۔

درخواستہائے دعا

۱۔ خاکسار اکتیس سال سے جانگداز عوارض میں مبتلا ہے نیز خاکسار کی بھانجی سیدہ خاتمہ بیگم علیل اور کٹک کے جنرل ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ تمام احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ ہماری شفاء عاجلہ و صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

سید مشتاق احمد سیکرٹری تبلیغ سمبلپور

۲۔ خاکسار کے بڑے بھائی عبدالستار صاحب ۲۷/۴ کو کویت سے سیالکوٹ کیلئے بذریعہ بحری جہاز روانہ ہوئے ہیں ان کے بخیریت پہنچنے کے لئے دعا فرمائی جائے۔

نیز میرے بھائی چودہری نذیر احمد صاحب نے کویت سے لکھا ہے کہ ان کے بھائی بشارت احمد صاحب سخت بیمار ہیں صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائی جائے۔

عبدالسلام درویش قادیان۔

۳۔ اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو ۱۲/۴ کو فرزند سے نوازا تھا۔ وہ بچہ ۱۷/۴ کو وفات پا گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

احباب نعم البدل کے لئے دعا فرمادیں نیز خاکسار نے امسال میٹرک کا امتحان دیا ہے اس میں کامیابی کے لئے بھی احباب دعا فرمائیں

سید شہامت علی ریحان کمہ
قادیان

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی خدمت میں جماعت احمدیہ مدراس کا

سپاسنامہ

یہ سپاسنامہ انگریزی میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کے مدراس تشریف لے جانے پر ۲۷ مارچ ۱۹۵۸ء کو پیش کیا گیا۔ اس کا ترجمہ ذیل میں شائع کیا جاتا ہے۔

محترم صاحبزادہ صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

اس وقت جبکہ ہم مدراس کے اہم شہر میں آپ کو دلی خلوص سے خوش آمدید کہہ رہے ہیں۔ ہم حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت سیٹھ عبدالرحمن اللہ رکھا صاحب کو نہیں بھول سکتے، جنہوں نے حضرت اقدس علیہ السلام پر ایمان لا کر ملک کے اس حصہ میں احمدیت کے روشن مستقبل کی بنیاد رکھ دی۔ گو وہ خود اس وقت ہم میں موجود نہیں ہیں لیکن سچائی کے لئے ان کی روح کی تڑپ اور مساعی جمیلہ کی یاد ابھی تک ہمارے قلوب میں تازہ اور روشن ہے۔ اور مدت مدید تک روشن رہے گی۔

جنوبی ہند میں احمدیت کی تاریخ نہایت غمناک اور رُلانے والی ہے۔ اس کی موجودہ عظمت کی کہانی بہت سے جانثاروں کی زندگیوں اور ان کی لاتعداد مساعی اور بے پناہ مشکلات کا مجموعہ ہے۔ اور اس کے ساتھ ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ ہر زمانہ میں روحانی جماعتوں کو جو ترقی کرنے والی ہوتی ہیں۔ ایسی ہی مشکلات و مصائب کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

احمدیت اور اس کے پیغام نے انسانیت کی حقیقت ہمارے سامنے کھول کر رکھ دی ہے اور ہمیں زمانہ کی بُرائیوں کے ماحول میں ان سے محفوظ رہنے کے قابل بنایا ہے۔

اسلام کی بڑائی بنی نوع انسان کی علمی ترقی اور سرفرازی میں پائی جاتی ہے۔ اور اس کے لئے مذہبی مسائل میں صحیح تخیل اور قوت فیصلہ کی ضرورت ہے۔ اور یہ بنی نوع انسان کے علم، تہذیب و تمدن کے راستہ میں مشعل راہ بن کر اس میں حیرت انگیز تبدیلی پیدا کر دیتا ہے۔ اور یہ بندہ اور خدا میں انسان انسان میں اور مرد و عورت میں رشتہ محبت پیدا کرتا ہے اور اسلام پر عمل پیرا ہو کر زندگی کے نشیب و فراز نئی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ یعنی ابن آدم کو ایک حسین و جمیل زندگی ملتی ہے۔

عروج اسلام کے بعد ایک ایسا وقت آیا۔ جبکہ حقیقی برائی علماء اسلام کے جاہلانہ اور عدم رواداریانہ مواعظ میں چھپ گئی۔ حالانکہ اسلام ملائیت نہیں سکھاتا پھر بھی عوام پر علماء مالک بن کر حکومت کر رہے تھے۔ فہم و فراست، علمی تخیل و پختہ دلیل کے راستے علماء نے جبراً عوام پر بند کر رکھے تھے۔ ترقی رک چکی تھی۔ اور صحرا سے اُٹھنے والی روشنی مدھم معلوم ہونے لگی۔ اسلام زندگی اور موت کے دوراستہ پر کھڑا تھا اور اس کی روح مسلمانوں میں کم از کم رہ گئی تھی۔ اور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ۱۴۰۰ سال قبل کی بتائی ہوئی بات پوری ہوئی۔ کہ جب امتِ محمدیہ کی حالت خراب ہو جائے گی۔ تو ابنائے فارس میں سے ایک شخص اسلام کی عظمت کو پھر دنیا میں قائم کرے گا۔ سو اسی طرح مسلمانوں کے زوال کے بعد یہ آپ ہی کے دادا حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام (جن کے آباء فارس سے ہندوستان آئے) تھے کہ جنہوں نے آ کر موعود کام کیا۔ اور حیرت انگیز کامیابی حاصل کی۔ وہ وقت جبکہ اسلام ٹکڑے ٹکڑے ہو کر ابتری کے خطرناک بحران سے دوچار تھا۔ آپ کے دادا پر اللہ تعالےٰ نے الہاماً انکشاف کیا کہ آپ ہی وہ مسیح موعود اور مہدی معہود ہیں۔ کہ جس کے بارہ میں مذہبی کتب میں پیشگوئیاں پائی جاتی ہیں۔ اور آپ کو اسلام کی عظمت و شان دوبارہ قائم کرنے کے لئے مبعوث کیا گیا ہے۔ آپ نے خدا تعالےٰ کی دی ہوئی صلاحیتوں سے اس کام کو بطریق احسن سرانجام دیا۔

آپ کی آواز کو دبایا گیا۔ آپ کے دعوٰں کو جھٹلایا گیا۔ اور آپ کے پیغام کو غلط طور پر پیش کیا گیا۔ یہ علماء کے ناپسندیدہ اتحاد اور گہری سازشوں کا نتیجہ تھا۔ لیکن سچائی پائیدار ہوتی ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں فرمایا گیا ہے۔ جاء الحق وزھق الباطل۔

محترم صاحبزادہ صاحب آپ کے دادا کی مساعی جمیلہ سے حقیقی اسلام کا نور دنیا کے کونے کونے میں پھیل گیا۔ اور اسلام کی کھوئی ہوئی عظمت جلد واپس آنے لگی۔ آپ کا مشن نہایت اعلےٰ ہے۔ آپ کا پیغام سادہ اور شاندار ہے۔ آپ بنی نوع انسان کے لئے امن کے پیغامبر ہیں۔ مختصراً آپ شہزادۂ امن ہیں۔ جنہوں نے محبت کے گیت گائے۔ اور قلم سے انسان اور اپنے مذہب کی عظمت کی جنگ لڑی۔ وہ مذہب جو مردہ جسموں میں روح پھونکتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کا سایہ انسان پر قائم کرتا ہے۔ اس مختصر سپاسنامہ میں آپ کی تعلیم کے خوشنما مولیوں کی تفصیل کا ذکر ممکن نہیں۔ یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ آپ کا پوتا اس وقت ہم میں موجود ہے۔

محترم صاحبزادہ صاحب! یہ ایک اہم حقیقت ہے کہ آپ ایک اور غیر معمولی شخصیت سے بھی تعلق رکھتے ہیں۔ یعنی جہاں آپ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے ہیں وہاں آپ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے "موعود لڑکے" کے فرزند ہیں۔ آپ کے مقدس والد ہمارے موجودہ امام حضرت امیر المومنین مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب بھی ایک قابل ہستی ہیں۔ نہ صرف یہ کہ آپ ایک عظیم ہستی کے قابل فرزند ہیں۔ بلکہ یہ بھی ایک خوشی کا مقام ہے کہ آپ کی زیر ہدایت اسلام اپنے اصلی رنگ میں دنیا کے کونے کونے میں پھیل رہا ہے۔ آپ کے مقدس والد (ایدہ اللہ تعالےٰ) کے قابل تعریف وتحریری و تقریری کارناموں کو جو خدا تعالےٰ سے علم و الہام پا کر آپ نے سرانجام دیئے ہیں اور ہمارے لئے مشعلِ راہ کا کام دیتے ہیں۔ ہم کبھی نہیں بھول سکتے۔ آج اس خوشی کی تقریب میں جب آپ ہمارے درمیان موجود ہیں۔ ہم اللہ تبارک وتعالےٰ سے دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ آپ کے والد اور ہمارے پیارے امام کو صحت کاملہ، خوشیوں سے معمور عمر دراز عطا فرما۔ آمین۔

محترم صاحبزادہ صاحب! حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا آپ کو قیام قادیان کے لئے انتخاب کرنا اور "تبلیغ" کا صیغہ آپ کے سپرد کرنا بھی یقیناً خدا تعالےٰ کی ہدایت کے مطابق ہوا ہے۔ اور آپ نے بھی تحریک احمدیت کی نشو ونما اور ترقی کا فریضہ خدا تعالےٰ کے فضل سے بطریق احسن سرانجام دیا ہے۔ آپ کی نگرانی میں تحریک احمدیت دن دگنی ترقی کر رہی ہے۔ خاص طور پر جنوبی ہند میں جہاں پر چھوٹا بڑا ایک سٹیم کی طرح سرچوڑ کر پیغام احمدیت پہنچانے کے لئے کوشاں ہے۔ آپ کی ہدایت کے مطابق اب جنوبی ہند میں چار نئے مشن کھلے ہیں کہ جن میں سے مدراس کا مشن سب سے بڑا اہم اور مضبوط ہے یہ منجملہ دیگر کارناموں کے آپ کا ایک قابل ذکر کارنامہ ہے۔ یہ مشن ترقی احمدیت میں سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس حقیقت کا اعتراف اپنوں، بیگانوں نے خفیہ، اعلانیہ، زبانی و تحریری طور پر کیا ہے۔

محترم صاحبزادہ صاحب! آپ کو یہ معلوم کر کے مسرت ہوگی۔ کہ مدراس مشن نے قابل ذکر کام کیا ہے۔ اور اس کے اچھے نتائج نکلنے شروع ہوگئے ہیں۔ اور اس کا مستقبل بھی بہت امید افزا ہے۔ یہ وقت ہے کہ ہم اب اپنی کوششوں کو تیز سے تیز تر کر دیں۔ اور آنے والی ضرورت کے مطابق اپنے سامان تبلیغ کو تیار کریں۔ تاکہ بروقت اپنے فریضہ سے عہدہ برآ ہو سکیں۔ اس کے لئے ہمیں مضبوط پریس کی ضرورت ہے کیونکہ موجودہ زمانہ میں مضبوط پریس پر ترقی کا انحصار ہے۔ ہمیں جنوبی ہند کی زبانوں میں لٹریچر کی بھی بہت ضرورت ہے۔ اور ہمیں اپنے اخبارات کو بھی ضرورت کے مطابق چلانا ہے۔ اور اشاعت دین کے لئے لیکچرز سے بھی کام لینا ہے۔ کیونکہ عوام کو کسی تحریک سے روشناس کرانے کا یہ ایک بہترین ذریعہ ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ آپ ان اہم ضروریات پر توجہ فرما کر ہمیں شکریہ کا موقع دیں گے۔

آخر میں ہم دعا کرتے ہیں کہ آپ کی جو مساعی ہیں جو اللہ تعالےٰ کے لئے ہیں۔ آپ ہر طرح کامیاب ہوں۔ آمین۔

ہم ہیں افراد جماعت احمدیہ مدراس

مدرسہ احمدیہ میں طلباء کی ضرورت

تقسیم ملک کے بعد ہندوستان میں احمدی علماء کی شدت سے کمی محسوس کی جارہی ہے چنانچہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ارشاد کے مطابق قادیان میں خالص دینی تعلیم کیلئے مدرسہ احمدیہ کا قیام عمل میں آچکا ہے اور چند ایک طلباء زیر تعلیم ہیں مگر ہر ایسے طلباء کو مولوی فاضل تک تعلیم دی جائیگی اور یہ نونہال اگر خدا نے چاہا تو آئندہ احمدیت کے حامی و مبلغ ثابت ہونگے پس خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے والدین کو اس موقعہ سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ اگر آپ کا اپنا بچہ اس قابل ہے تو آپ اسے فوری طور پر قادیان بھجوا دیں اور اپنے بچے کے مستقبل کو دینی ماحول میں روشن بنائیں۔ اور اگر آپکے زیر اثر کسی دوست کا بچہ ہے تو اسے بھی مناسب طریق پر یہ تحریک کریں چونکہ یہ اعلان حضور کے منشاء مبارک کے ماتحت کیا جا رہا ہے اسلئے میں امید کرتا ہوں کہ احباب جماعت حضور کے منشاء کے مطابق اپنے بچوں کو دینی تعلیم کے حصول کیلئے جلد مرکز میں بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں گے۔ اندازہ اخراجات مبلغ ۱۴/- روپے ماہوار ہے۔ تعلیمی قابلیت کم از کم مڈل پاس ہونی ضروری ہے کیونکہ مدرسہ احمدیہ کی کلاس لمبتدی میں مڈل پاس طلباء کو داخل کیا جاتا ہے۔ (ناظر تعلیم و تربیت قادیان)

جماعتہائے احمدیہ ہند کے جلسوں کی رپورٹیں

(۱)

جلسہ سیرت النبیؐ مدراس مدراس ۸ مارچ بروز جمعہ شام کے چار بجے جلسہ میلاد النبیؐ کی مبارک تقریب زیر اہتمام لجنہ اماء اللہ مدراس بمقام اسلامک سنٹر منعقد ہوئی جس میں احمدی بہنوں کے علاوہ کثرت سے غیر احمدی مستورات بھی شریک ہوئیں۔ جلسہ کی صدارت محترمہ عائشہ سلطانہ ایم۔ اے۔ بی۔ ٹی آف سکندر آباد نے کی۔ پروگرام کے مطابق محترمہ عائشہ سلطانہ صاحبہ نے قرآن مجید کی تلاوت مع تفسیر کی۔ اس کے بعد لجنہ کی ممبرات نے نعت پڑھی۔

محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ (صدر لجنہ اماء اللہ مدراس) نے محترمہ عائشہ سلطانہ کا تعارف کرانے کے بعد رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر تقریر کی۔ اعظم النساء بیگم (سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مدراس) نے تقریر بعنوان "رسول نشانہ نہیں بنتا بلکہ نشانہ بنالیتا ہے" کی مولوی محمد سلیم صاحب مبلغ کلکتہ پردہ کی رعایت رکھتے ہوئے م نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ پیدا ہونے والے روحانی انقلاب کو عجب دلکش پیرایہ میں بیان کیا۔ اس کے بعد محترمہ ظہیر النساء بیگم صاحبہ نے صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوت و تبلیغ کی خدمت میں لجنہ اماء اللہ مدراس کی طرف سے سپاسنامہ پیش کیا۔ جس کے جواب میں صاحبزادہ میاں صاحب نے تقریر کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کے عقائد اور اسکی تعلیم کو واضح طور پر بیان فرمایا۔

اسکے بعد محترمہ عائشہ سلطانہ صاحبہ ایم۔ اے بی ٹی نے اپنی تقریر شروع کی۔ آپنے موجودہ زمانہ کی حالت ابتری کو مدنظر رکھتے ہوئے اسبات پر زور دیا کہ جس طرح جسم کو لباس کی ضرورت ہے۔ ٹھیک اسی طرح زندگی کو مذہب کی ضرورت ہے۔ آپ نے جماعت احمدیہ کی تعلیم پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ اگر کوئی ہمارے عقائد کو مذہب اسلام سے جداگانہ ثابت کرے تو میری جان حاضر ہے۔ آپ کے اس جملے نے بہنوں پر اچھا اثر کیا۔ اور جلسہ کے اختتام پر غیر احمدی بہنوں نے اپنے شکوک کا ازالہ کروایا۔

جلسہ دعا پر ختم کیا گیا اور مہمانوں کو ٹی پارٹی دی گئی۔ اس جلسہ میں شریک ہونے والی بہنوں کی تعداد کوئی ستر کے قریب تھی۔ دوران جلسہ میں لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔ جلسہ کامیاب رہا اور غیر احمدی بہنیں اچھا اثر لے کر گئیں۔

لجنہ اماء اللہ مدراس نے زیر اہتمام تبلیغی وفد کو صبح کا ناشتہ پیش کیا گیا۔ اور پھر صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کو ایک خوبصورت ٹیبل لیمپ بطور تحفہ بھی پیش کیا گیا۔

اعظم النساء بیگم بی۔ اے
سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مدراس

گورنمنٹ ہوبارٹ سکنڈری اینڈ ٹریننگ اسکول مدراس میں

محترمہ عائشہ سلطانہ صاحبہ ایم۔ اے بی۔ ٹی آف سکندرآباد۔ دکن

(دلپذیر تقریر)

مورخہ ۱۱ مارچ کو محترمہ زمرد بیگم صاحبہ (استانی ہوبارٹ اسکول) کی خواہش اور دعوت پر محترمہ عائشہ سلطانہ ایم۔ اے بی۔ ٹی ہوبارٹ اسکول گئیں اور سپرنٹنڈنٹ صاحبہ اور دیگر اساتذہ کی خواہش پر آپ نے تقریر کرنے کی دعوت کو قبول کرلیا۔ اس کے بعد محترمہ عائشہ سلطانہ نے اپنی تقریر شروع کی۔ اور بتایا کہ قدیم زمانے کی تعلیم اور موجودہ زمانے کی تعلیم میں کیا فرق ہے۔ نیز آپ نے لڑکیوں کو چند نصائح کیں۔ کہ لڑکیوں کو چاہیئے کہ طالب علمی کے زمانے میں بے جا فیشن نہ کریں۔ بلکہ اپنی زندگیاں تعلیم کے لئے وقف کر دیں۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ طالبات کے لئے یہ ضروری ہے کہ اپنا دل و دماغ کو اپنے قابو میں رکھ کر جو بات کریں سوچ کر کریں۔ اور ہر کام کریں سوچ کر کریں۔ بالآخر آپ نے لڑکیوں سے درخواست کی کہ مغربیت کی بے جا تقلید میں پڑ کر اپنی اسلامی تہذیب و تمدن کو خیرباد نہ کہہ دیں۔ بلکہ اپنے اسلامی کلچر پر ہمیشہ قائم رہیں۔

اس کے بعد محترمہ قمر النساء صاحبہ سپرنٹنڈنٹ نے محترمہ عائشہ سلطانہ صاحبہ کا شکریہ ادا کیا اور جلسہ دعا پر برخاست ہوا۔ محترمہ عائشہ سلطانہ صاحبہ کی تقریر اتنی دلکش اور معلومات سے پُر تھی کہ ہر ایک آپکا گرویدہ ہوگیا۔

جلسہ میں شریک ہونے والی لڑکیوں کی تعداد کوئی چار سو کے قریب تھی

اعظم النساء بیگم سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مدراس

جلسہ سیرت النبیؐ جمشید پور گذشتہ رات ۶½ بجے زیر صدارت خاکسار سیرۃ النبی کا جلسہ تلاوت قرآن پاک اور نظم سے شروع ہوا

مکرم جناب امیر صاحب مقامی نے حضرت نبی کریمؐ کے احسانات عورتوں پر اور آپ کی رواداری اور حسن سلوک غلاموں کے ساتھ" کے عنوان پر تقریر فرمائی۔ اس کے بعد جناب سیکرٹری صاحب تعلیم و تربیت نے حضرت محمد مصطفےٰ کے اسوہ حسنہ پر روشنی ڈالی۔ پھر جناب سیکرٹری صاحب مال نے آپ کی ابتدائی زندگی کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ اس کے بعد زعیم صاحب خدام الاحمدیہ نے حضور علیہ السلام کے اخلاق فاضلہ پر تقریر کی۔

آخر میں خاکسار کو صدارتی تقریر کرنے کا موقعہ ملا۔ حضرت اقدس کا افاضہ روحانی اور اس کے تاثرات یعنی آپکی کامل پیروی سے آپکی امت کے افراد کون کونسا مقام حاصل کرسکتے ہیں۔

آخر میں میں نے غیر احمدی دوستوں سے درخواست کی کہ آپ حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کے متعلق حق کے متلاشی بن کر خدا تعالیٰ سے ۴۰ دن تک دعا کریں انشاء اللہ خدا آپکی مشکل کشائی فرمائیگا یہ نسخہ بھی حضرت مسیح موعودؑ کا پیش کردہ ہے۔ اس کے بعد ساڑھے ۸ بجے رات دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔

خاکسار محمد سلیمان سیکرٹری تبلیغ جمشید پور

جلسہ سیرۃ النبیؐ آسنور مورخہ ۱۷ مارچ ۱۹۵۷ء بروز اتوار بعد نماز مغرب مسجد آسنور میں زیر صدارت جناب مولوی حبیب اللہ صاحب امام الصلوٰۃ جلسہ سیرۃ النبیؐ منایا گیا۔ باوجود شدید بارش اور کیچڑ اور اندھیری کے دوست جلسہ میں شامل ہوئے۔ پروگرام حسب ذیل تھا۔

تلاوت قرآن مجید خاکسار نے کی۔ اس کے نظم سلام بحضور خیر الانام فرمودہ جناب حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ۔ عبدالکریم صاحب قائد خدام الاحمدیہ نے پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد خاکسار نے حضور کے قوۃ قدسیہ پر تقریر کی۔ بعدہٗ ملک محمد یوسف صاحب سیکرٹری تعلیم تربیت نے حضور کے غیروں کے ساتھ حسن سلوک پر تقریر کی۔ آخر میں صاحب صدر نے دعا کرا کر جلسہ برخواست ہوا۔

خاکسار سید محمد یاسین شاہ گیلانی سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ آسنور کشمیر۔

جلسہ مصلح موعود جمشید پور جلسہ مصلح موعود مورخہ ۴ مارچ ۱۹۵۷ء کو منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن اور نظم خوانی کے بعد جلسہ کی کارروائی زیر صدارت مکرم پرادو لشکر اثر شروع ہوئی۔

پہلی تقریر مکرم جناب امیر صاحب مقامی کی ہوئی۔ آپ نے مخالفین کے اعتراضات کا جواب دیا۔ کہ پسر موعود بشیر اول نہ تھے بلکہ موجودہ خلیفہ ہیں۔

اس کے بعد محترم سیکرٹری صاحب تعلیم و تربیت نے بھی اس موضوع پر مزید روشنی ڈالی اور آپ نے حدیث سے اور دیگر اقوال آئمہ سلف کے حوالہ سے یہ ثابت کیا کہ حضرت مسیح موعودؑ کے پسر موعود کی خبر ان تصانیف میں موجود ہے۔ جس سے دوست بہت ہی محظوظ ہوئے۔

اس کے بعد صدر صاحب نے اپنی صدارتی تقریر میں بتایا کہ انبیاء کی آمد کی کیوں ضرورت ہوتی ہے۔ اور اس کی آمد کی غرض بتاتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی ہستی پر عوام کو یقین دلانے کے لئے ہستی کو نشانات کی ضرورت ہوتی ہے۔ جو پیشگوئیوں اور معجزات کے رنگ میں ظاہر ہوتے ہیں

پھر صدر موصوف نے چند پیشگوئیاں جو پسر موعود کی ذات سے وابستہ تھیں۔ واقعات کی روشنی میں آپ کی ذات میں پورا ہونے کا ثبوت پیش کیا اس کے بعد جلسہ دعا پر ختم ہوا۔

یہ جلسہ تقریباً ۴ بجے شام سے لے کر ۵½ بجے تک ہوا۔

خاکسار محمد سلیمان سیکرٹری تبلیغ جمشید پور

جلسہ مصلح موعود تیما پور جلسہ یوم المصلح موعود ۳ مارچ ۱۹۵۷ء بروز اتوار بصدارت مولوی فیض احمد صاحب مبلغ جماعت احمدیہ تیما پور مسجد کو منعقد ہوا۔ جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن پاک سے ہوئی اس کے بعد نظم پڑھی گئی۔ بعدہٗ عبدالعزیز صاحب سیکرٹری تعلیم و تربیت نے "فضل عمر" کے عنوان سے اور تین کو چار کرنے والا اس پر انہوں نے کافی روشنی ڈالی اور ثابت کرکے دکھایا کہ موجودہ امام جماعت احمدیہ ہی اس کے مصداق ہیں

اس کے بعد مقامی مبلغ مولوی فیض احمد صاحب نے تقریر فرمائی اور بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو پیشگوئی فرمائی۔ دنیا کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور وہ ایک دن میرا محبوب ہوگا۔ اور وہ میری ذریت سے ہوگا کے مصداق موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ہیں

سامعین پر اس کا کافی اثر ہوا۔ اور مجموعہ کی تعداد اپنے اور غیر (۵۰) کے قریب تھے۔ پونے نو بجے اجلاس بخیر و خوبی دعا پر ختم ہوا۔

خاکسار خلیل احمد سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ تیما پور ڈاکخانہ رنگم پیٹھ ضلع گلبرگہ

(باقی)

جن احباب کا چندہ اختتام ختم ہے۔
وہ وی پی کا انتظار فرمادیں۔
(مینیجر بدر)

مجلس شوریٰ کا تاریخی اجلاس

(بقیہ صفحہ نمبر ۱)

سلئے پوری کوشش کروں گا۔ اور اسلام کی تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے انتہائی کوشش کرتا رہوں گا۔ اور میں ہر غریب اور امیر احمدی کے حقوق کا خیال رکھوں گا اور قرآن شریف اور حدیث کے علوم کی ترویج کے سلئے جماعت کے مردوں اور عورتوں میں ذاتی طور پر بھی اور جماعتی طور پر بھی کوشاں رہوں گا۔"

(ز) اوپر کے قواعد کے مطابق صحابہ اور نمائندگانِ جماعت جن میں امراء اضلاع سابق و حال بھی شامل ہیں کی تعداد ڈیڑھ صد سے زیادہ ہوجائے گی۔ ان میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد کی تعداد اتنی قلیل رہ جاتی ہے۔ کہ منتخب شدہ ممبروں کے مقابلہ میں اس کی کوئی حیثیت ہی باقی نہیں رہتی۔ ہاں خلیفہ وقت کا انتخاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کے افراد اور جماعت کے ایسے مخلصین میں سے ہو سکے گا۔ جو مبائعین ہوں اور جن کا کوئی تعلق غیر مبائعین یا احرار وغیرہ دشمنان سلسلہ احمدیہ سے نہ ہو۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس وقت ایسے مخلصین کی تعداد لاکھوں تک پہنچ چکی ہے۔

بنیادی قانون

ضروری نوٹ: سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آئندہ کے لئے انتخاب خلافت احمدیہ کے لئے مذکورہ بالا اراکین اور قواعد کی منظوری کے ساتھ بطور بنیادی قانون کے فیصلہ فرمایا ہے کہ:۔

"آئندہ خلافت کے انتخاب کے لئے یہی قانون جاری رہے گا سوائے اس کے کہ وہ خلیفۂ وقت کی منظوری سے شوریٰ میں یہ مسئلہ پیش کیا جائے۔ اور شوریٰ کے مشورہ کے بعد خلیفۂ وقت کوئی اور تجویز منظور کرے۔"

مجلس علمائے سلسلہ احمدیہ ۱۸/۳/۵۷

مجلس علماء کی یہ تجویز درست ہے

(دستخط) مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ۲۰/۳/۵۷

(الفضل ۲۴/۳/۵۷)

۱۷ر مارچ کو مجلس شوریٰ کے اختتامی اجلاس میں انتخاب خلافت احمدیہ سے متعلقہ قرارداد کو منظوری عطا فرمانے کے بعد جب نمائندگان شوریٰ نے کامل اتفاق رائے کے ساتھ پاس کیا تھا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دافرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

اللہ تعالیٰ سے میری دعا ہے۔ کہ وہ نظام خلافت حقہ کو ہمیشہ قائم رکھے۔ جماعت ہمیشہ ہی اس نظام کے ذریعہ منظم طریق پر اپنے مال اور جان اسلام کے لئے قربانی کرتی رہے تاکہ دنیا کے چپے چپے پر مسجدیں قائم ہوں۔ ہر جگہ خدائے واحد کا ذکر بلند ہونے لگے۔ اور جلد وہ وقت آجائے کہ دنیا میں جہاں دیکھو اسلام ہی اسلام نظر آئے۔ اور دنیا کی بڑی بڑی حکومتیں خواہ وہ امریکہ ہو یا روس مسلمانوں کی تائید وحمایت کی محتاج ہوں حضور نے فرمایا۔ ہم ان ممالک کے دشمن نہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ یہ ترقی کریں۔ لیکن کریں اسلام کے ذریعہ سے۔ ہمیں دنیا سے کوئی غرض نہیں۔ ہم تو دین کی سربلندی چاہتے ہیں۔ خلافت کی اصل غرض یہی ہے کہ مسلمان دین کی خدمت اور اس کی اشاعت میں لگے رہیں۔ اگر یہ چیز حاصل ہو جائے تو ہماری غرض پوری ہو گئی۔ اگر یہ نہیں تو خلافت خلافت نہیں رہتی اور وہ ہمارے کسی کام کی نہیں۔ اصل چیز دین کی خدمت اور اس کی سربلندی ہے۔ جو لوگ بھی خدا تعالیٰ کے نام اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت ظاہر کرنے والے ہوں خواہ وہ ہم سے ہزاروں سال بعد میں آئیں۔ ہمارے دل ان کے لئے دعائیں کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کو کامیاب کرے اور انہیں اپنے انعامات سے نوازے۔ آمین۔

نظارت علیا کی تجویز

بعد ازاں حضور ایدہ اللہ نے نظارت علیا کی حسب ذیل تجویز کے بارے میں نمائندگان سے رائے طلب فرمائی:۔

"جس شخص پر کسی وقت سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خلاف کسی قسم کی کارروائی کرنے کا الزام ثابت ہو تو ایسے شخص کو خدمتِ سلسلہ کے کام سے برطرف کر دیا جائے گا۔ اور اس کے بعد ایسے شخص کو کسی مقامی یا مرکزی عہدے پر مقرر نہ کیا جائے گا۔ اور نہ ہی ایسا شخص مجلس شوریٰ کا ممبر بننے کا اہل ہوگا۔"

جملہ حاضر نمائندگان نے کھڑے ہو کر متفقہ طور پر اس تجویز کے حق میں اپنی رائے کا اظہار کیا۔ حضور نے نمائندگان کی متفقہ رائے سے اتفاق کرتے ہوئے اس تجویز کی منظوری عطا فرمائی۔

(الفضل ۲۷/۳/۵۷)

ماہ رمضان المبارک اور صدقات

احباب کو علم ہے۔ کہ رمضان کا مقدس مہینہ شروع ہو چکا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کے مہینے میں کثرت سے صدقہ وخیرات فرماتے تھے۔ ہمیں بھی اس مبارک مہینے میں اللہ تعالیٰ کے فضل ورحم کو جذب کرنے کے لئے صدقہ وخیرات کرنی چاہیئے۔ اور صدقہ کی رقوم مرکز میں بھجوانی چاہئیں۔ امید ہے مبلغین کرام اور عہدیداران اپنی اپنی جماعتوں میں سنت نبویؐ کی پیروی میں صدقہ وخیرات کے متعلق خاص طور پر تحریک کر کے عند اللہ ماجور ہوں گے نیز جن احباب کے ذمہ زکوٰۃ کی رقوم واجب ہو چکی ہوں۔ اور انہوں نے تا حال ادا نہ کی ہوں۔ ان کو چاہیئے۔ کہ وہ فوری طور پر اس کی ادائیگی کی طرف متوجہ ہوں۔

ناظر بیت المال قادیان

مبلغین ہند و صولی چندہ جات

جملہ مرکزی و دیہاتی مبلغین جماعت احمدیہ ہندوستان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے چندہ جات کی وصولی کے سلسلہ میں سو فی صدی بجٹ کو پورا کرنے کی ذمہ داری مبلغین کے ذمہ بھی قرار دی ہے۔ اب چونکہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کا مالی سال ختم ہو رہا ہے اس لئے جملہ مبلغین اپنے اپنے حلقہ کی جماعتوں کے چندہ جات کا جائزہ لے کر سو فی صدی وصولی کے لئے پوری پوری کوشش اور اس سلسلہ میں نظارت بیت المال صدر انجمن احمدیہ قادیان کی تحریکات کے مطابق مقامی عہدیداروں سے تعاون کریں۔ اور اپنی کارگذاری کی رپورٹ دفتر ہذا میں بھی ارسال کریں۔

ناظر دعوت وتبلیغ قادیان۔

زکوٰۃ کی عدم ادائیگی سے انسان مسلمان نہیں ہوسکتا

زکوٰۃ کی ادائیگی نہایت ضروری ہے اس کی ادائیگی کے بغیر کوئی انسان مسلمان نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کلام پاک میں فرماتا ہے۔ فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ (سورہ توبہ رکوع ۲) اس لئے صاحب نصاب احباب کا اولین فرض ہے کہ وہ اپنے ذمہ کی واجب زکوٰۃ وقت مقررہ پر مرکز میں روانہ کرنے کے لئے اپنی جماعت کے سیکرٹری مال کو ادا فرما دیں۔

ناظر بیت المال قادیان

برائے دعا

۱۔ الحمد للہ کہ میرے محترم والد حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل وکرم سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی معجزانہ دعا نیز جماعت کے بھائیوں اور بہنوں کی دعاؤں سے شفا عطا فرمائی۔

۲۔ میری والدہ محترمہ کو آپریشن ہرنیا کے بعد پاؤں میں درد کی تکلیف ہو گئی ہے۔ بھائیوں اور بہنوں سے درخواست ہے کہ ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ پاک ہمارے بزرگ والدین کا سایہ شفقت ہمارے سروں پر باصحت وتندرستی عمر اقبال کے ساتھ قائم رکھے۔ آمین

۳۔ مورخہ ۱۲ر مارچ ۱۹۵۷ء کو اللہ تعالیٰ نے مجھے پیاری سی پوتی عطا فرمائی ہے۔ نومولود جناب چودھری محمد شریف صاحب ایڈووکیٹ منٹگمری کی نواسی ہے اور حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب کی پرنواسی ہے۔ بھائیوں اور بہنوں سے درخواست ہے کہ وہ نومولود کی درازیٔ عمر۔ خادمہ اسلام ہرد ہر خاندان کے لئے قرۃ العین بننے کی دعا فرمائیں۔

اس خوشی میں ادارہ بدر کی خدمت میں پانچ روپے کی حقیر رقم ارسال ہے۔

خاکسارہ

بیگم فاضل الہ دین

سکندر آباد۔

ضروری اعلان

امراء وصدر صاحبان توجہ فرمادیں

صدر انجمن احمدیہ قادیان کا مالی سال ۱۹۵۶-۵۷ء اپریل میں ختم ہو رہا ہے۔ بنا بریں بجٹ جملہ چندہ جات مع بقایاجات کوشش کر کے بعد وصول ماہ اپریل کے اندر ساندر بھجوادیں تاکہ آئندہ سال میں جماعتوں کے نام بقایاجات نہ رہیں اور مرکز کو بھی مالی مشکلات کا سامنا کرنا پڑے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کے مطابق عمل کرنے کی توفیق دے۔

ناظر اعلیٰ قادیان

خبریں

دہلی - لوک سبھا کی ۵۰۰ میں سے ۴۸۸ نشستوں کا اعلان ہو گیا ہے ۱۲ نشستوں کا چناؤ بعد میں ہو گا۔ لوک سبھا میں کانگرس کو ۳۶۵ کمیونسٹوں کو ۲۷ پرجا سوشلسٹ کو ۱۹ گن تنتر پریشد کو ۷ شیڈول کاسٹ فیڈریشن کو جھارکھنڈ پارٹی کو ۶ - جنتا پارٹی دیہات کو ۳ کسان مزدور پارٹی کو ۲ جن سنگھ کو ۴ عوامی جمہوری محاذ کو ۲ - مارورڈ بلاک (مارکسٹ) کو ۲ اور ہندو مہاسبھا کو ایک نشست ملی ہے ۴۲ نشستوں پر آزاد امیدواروں کا قبضہ ہو گا ہے ۔اسی طرح ۲۳ سیٹوں پر غیر کانگرسی کامیاب ہو گئے ہیں۔

صوبائی اسمبلیوں کے مجموعی طور ۱۰۹۴ نتائج برآمد ہو چکے ہیں جن میں سے ۱۰۸۹ نشستوں کا نتیجہ کانگریس کے حق میں اور ۱۲۰۰ نشستوں پر غیر کانگریسی امیدوار کامیاب ہو گئے ہیں۔

دہلی - مسٹر کھنہ نے یقین دلایا کہ کسی مسلمان کو یہ کہنے کا موقعہ نہیں دیا جائے گا کہ اس کے ساتھ بے انصافی ہوئی ہے - آپ نے کہا کہ میری خواہش ہے کہ یہ محکمہ کسٹوڈین جلد از جلد ختم ہو۔ کرایہ داروں کے متعلق انہوں نے کہا کہ جو

لوگ کرایہ یکمشت نہیں دے سکتے تھے ہم نے ان کی قسطیں کر دیں۔ علاوہ ازیں جو لوگ ناجائز طور پر مکانوں میں رہنے لگے تھے ہم نے ان کو قانوناً کرایہ دار تسلیم کر لیا ہے۔ پہلے یہ تاریخ ۱۹۴۹ء تھی پھر ۱۹۵۲ء ہوئی اور اس کے بعد ۱۹۵۳ء ہزاروں اشخاص کو باقاعدہ طور پر کرایہ دار تسلیم کیا گیا لیکن اب میرے لئے مشکل ہے کہ اس کے بعد میں مکانات پر قابض ہونے والوں کو صحیح کرایہ دار تسلیم کروں۔ لیکن پھر بھی اگر کوئی توجہ کے قابل معاملہ ہے تو میں اس پر غور کرنے کے لئے تیار ہوں۔

نئی دہلی - یکم اپریل سے عشری سکے رائج ہونے سے سیل ٹیکس کے اعداد و شمار بھی پرانے سکوں کی بجائے نئے سکوں میں تبدیل ہو جائیں گے۔

سیلز ٹیکس اور ایسی ہی چیزوں کو عملی طور پر دو طریقوں سے تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ اول یہ کہ ۶۴ پیسوں یا ۱۹۲ پائی کو ۱۰۰ نئے پیسے کے مساوی قرار دے کر سیلز ٹیکس کی شرح کی اکائی کو نئے مساوی سکے میں علامت عشاریہ کے بعد دو تین عدد تک تبدیل کر لیا جائے اور نئے سکے کی شرح کی اکائی کا اطلاق ہر انفرادی سودے پر کر لیا جائے۔

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ پرانے سکے میں شرح کی اکائی کو ذہن میں رکھا جائے اور کل سودے پر سیلز ٹیکس کی پوری رقم کو نئے سکے میں تبدیل کر لیا جائے۔

جہاں تک انفرادی خریدار اور فروخت کنندہ کا تعلق ہے - دونوں طریقوں کے نتائج یکساں ہوں گے۔

نئی دہلی - سرکاری حلقوں سے پتہ چلا ہے کہ حکومت کی نئی وزارتی تشکیل صدر کے انتخاب کے بعد عمل میں آئے گی۔ جانچ ہوگی صدر جمہوریہ ہند ۱۲ مئی کو حلف وفاداری اٹھائیں گے اور

اس کے بعد پارلیمنٹ کی اکثریتی پارٹی لیڈر مسٹر نہرو کو نئی وزارت بنانے کی دعوت دیں گے صدر جمہوریہ ہند کے نتیجہ کا ۷ مئی کو اعلان کر دیا جائے گا
عمان (اردن) ان قیدیوں کے علاوہ جو سازش کے الزام میں
نظربند ہیں تمام قیدیوں حکومت اردن عام معافی دیدے گی۔
یہ اقدام برطانیہ اور اردن کے درمیان ۱۹۴۸ء کے معاہدہ کی

اعلان نکاح

مورخہ ۱۷ مارچ ۱۹۵۷ء بروز اتوار بمقام کوسمبی پرگنہ سونگڑہ ضلع کٹک مکرم جناب مولوی سید محمد احمد صاحب پراونشل امیر صوبہ اڑیسہ نے اپنی صاحبزادی مکرمہ سیدہ امتہ القیوم قاطمہ جنرل سکرٹری لجنہ اماء اللہ سونگڑہ کا نکاح مکرم سید بشیر احمد صاحب ولد مکرم سید رحیم بخش صاحب مرحوم ساکنہ سرونبا گاؤں کے ساتھ بعوض مہر مبلغ ڈھائی ہزار روپیہ (۲۵۰۰ روپے) پر پڑھا۔
احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ مولیٰ کریم اس نکاح کو طرفین نیز احمدیت کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت بنائے۔ (آمین ثم آمین)

سید محمد موسیٰ مبلغ سلسلہ اڑیسہ